ابلیسی

کاشف زبیر

محبت کرنے والے ہمیشہ اپنے مطلوب کو حفاظت کے حصار میں رکھنا چاہتے ہیں۔ اس طرح وہ نہ صرف اسے بلکہ خود کو بھی [illegible] سے بچائے رکھنے کی کوشش کرتے ہیں مگر... وہ لڑکی کہ محبتوں کو سمجھے بغیر اپنی ہی ڈگر پر چلنے کی قائل تھی ایسے میں زمانہ ایک آزمائش بن کر اس کی راہ میں حائل ہو گیا۔ جب انسان حقیقت تسلیم کرنے پر مائل نہ ہو تو روح [illegible] ہوتی ہے... اور [illegible] اگر بھٹکتی روحوں کے درمیان گم ہوگئی تھی تو پھر تو لگتا ہی نہیں [illegible]

ساکت جسموں اور سیلانی روحوں کے تصادم پر مشتمل ایک پراسرار کہانی

سونیا آج بہت خوش تھی کیونکہ آج وہ یونیورسٹی جا رہی تھی۔ ہائی اسکول پاس کرنے کے بعد اس نے کئی اچھے کالجز اور یونیورسٹیوں میں داخلے کے لیے درخواست بھیجی تھی اور اسے بالٹی مور کی ایک یونیورسٹی کی طرف سے داخلے کی پیشکش آگئی تھی۔ اس کے شاندار اسکول ریکارڈ کی وجہ سے اس کی فیس میں ستر فیصد کمی کی گئی تھی البتہ دوسرے اخراجات اسے پورے ادا کرنے تھے لیکن وہ اس کے لیے فکرمند نہیں تھی کیونکہ اس کی بڑی بہن رونیا بہت اچھی جاب کر رہی تھی۔ وہ فزیوتھراپسٹ تھی۔ ایک اسپتال میں کام کرنے کے ساتھ ساتھ وہ نجی پریکٹس بھی کرتی تھی اور اس کی آمدنی اچھی خاصی تھی۔ ماں باپ کے

بعد اسی نے سونا کو پالا اور پڑھایا تھا۔ وہ صرف دس برس کی تھی جب گھر میں آگ لگنے سے اس کے ماں باپ دونوں جل کر ہلاک ہو گئے۔ وہ خوش قسمتی سے بچ گئی۔ جب یہ واقعہ ہوا تو... رونیا جاب کے لیے واشنگٹن میں تھی۔

حادثے کی اطلاع سن کر رونیا آئی اور ماں باپ کی تدفین کے بعد وہ سونا کو اپنے ساتھ واشنگٹن لے گئی۔ اس وقت سونا پانچویں گریڈ میں تھی مگر اسے اپنی تعلیم دوبارہ شروع کرنے میں ایک سال لگا تھا۔ درمیان میں بھی اسے کچھ مسائل رہے تھے لیکن اس نے تعلیمی سلسلہ جاری رکھا اور بہت اچھے نمبروں سے ہائی اسکول پاس کیا۔ آگے تعلیم کے لیے اس نے جس مضمون کا انتخاب کیا تھا وہ دنیا کی پراسرار تاریخ تھی۔ اس میں مذاہب بھی آتے تھے اور قدیم دنیا کے وہ پراسرار رسم و رواج بھی جن کے بارے میں آج عام لوگ کچھ نہیں جانتے۔ رونیا نے شروع میں مخالفت کی تھی، اس نے سونا سے کہا۔ "تم کیوں یہ مضمون لے رہی ہو؟ دورِ حاضر میں اس کی کوئی افادیت نہیں ہے۔"

"مجھے شوق ہے اور مجھے یقین ہے کہ اس کی ڈگری سے مجھے فائدہ بھی ہوگا۔"

"تم کوئی اور مضمون لے سکتی ہو۔"

"نہیں، مجھے یہی مضمون پسند ہے۔" سونا نے حتمی لہجے میں کہا۔

"جیسی تمہاری مرضی۔" رونیا نے کہا۔ "لیکن تم اپنا پورا خیال رکھو گی۔ وہاں جا کر خود سے کوئی بے پروائی نہیں دکھاؤ گی؟"

"بالکل بھی نہیں۔"

"منشیات سے دور رہو گی اور لڑکوں سے بھی ہوشیار......"

"اوکے مام۔" سونا اس کی بات کاٹ کر بولی اور ہنس دی۔ جب رونیا اس سے اس طرح پیش آتی تو وہ اسے مام کہتی تھی۔ رونیا نے شادی نہیں کی تھی۔ وہ عمر میں سونا سے دس سال بڑی تھی لیکن دلکشی میں اس سے زیادہ ہی تھی۔ سونا بھی خوب صورت اور پھر نوجوان تھی لیکن اس کا چہرہ ستا ہوا لگتا تھا اور عام طور سے اس کی آنکھوں کے نیچے بھاری پن موجود رہتا تھا۔ وہ کسی قدر طویل قد اور چھریرے جسم والی لڑکی تھی اور اس کا پیٹ نمایاں تھا۔ وہ کھانے پینے میں احتیاط کرتی تھی مگر اس کا پیٹ اندر نہیں جاتا تھا اس پیٹ کی وجہ سے اس کا جسم اوپر سے لے کر نیچے تک ایک جیسا نظر آتا اور اس کی نسوانی دلکشی نمایاں نہیں ہوتی تھی۔ بالٹی مور واشنگٹن سے زیادہ دور نہیں تھا۔ گرے ہاؤنڈ کی ایک بس نے چند گھنٹوں میں اسے وہاں پہنچا دیا۔ اتفاق سے یونیورسٹی بس اسٹاپ سے زیادہ دور نہیں تھی۔

سیمسٹر کا آغاز نومبر میں ہو رہا تھا اور اس وقت یہاں.... بے پناہ سردی تھی۔ بس کے گرم ماحول سے نکل کر وہ کانپ اٹھی.... بہ مشکل اپنے سوٹ کیس کا ہینڈل پکڑ کر اسے پہیوں پر کھینچتی ہوئی وہ یونیورسٹی کے ہاسٹل ایریا میں داخل ہوئی۔ یہاں بے شمار عمارتیں تھیں جو باہر سے آنے والے طالب علموں کی رہائش کے لیے مخصوص تھیں۔ داخلے کے بعد یونیورسٹی کی طرف سے کاغذات کے ساتھ ہاسٹل میں اس کی رہائش کے لیے مخصوص کمرے کی چابی بھی بھیجی گئی تھی۔ اب چابی کے لیے اسے الگ سے کسی دفتر جانے کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ عمارتوں کے درمیان حیران پریشان کھڑی تھی کیونکہ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اسے کس عمارت میں جانا ہے؟ یہاں ساری عمارتیں ایک جیسی تھیں۔ ایک جیسا سرخ رنگ، ایک جیسا ڈیزائن اور ایک جیسی کھڑکیاں۔ اس نے دو تین لڑکے لڑکیوں سے پوچھنے کی کوشش کی مگر وہ اس کی طرف توجہ دیے بغیر گزر گئے۔ سونا خود کو بے بس محسوس کر رہی تھی۔ اس کی خواہش تھی کہ جلد از جلد اپنے کمرے تک پہنچ جائے اور اس سردی سے نجات مل جائے جو دن میں بھی اس کے رگ و پے میں گھسی جا رہی تھی۔ اچانک کسی نے اس کے پاس آ کر کہا۔

"تم نئی ہو؟"

سونا نے چونک کر دیکھا۔ یہ کسی قدر چینی نقوش والی نوجوان اور دلکش لڑکی تھی۔ اس نے اپنے کسی قدر بھاری جسم پر ٹائٹ جینز اور موٹا سویٹر پہن رکھا تھا۔ اس لباس میں اس کا جسم نمایاں تھا۔ "ہاں مجھے اپنے ہاسٹل کی تلاش ہے۔"

لڑکی نے اس کے ہاتھ میں موجود لیٹر پر پتا دیکھا اور ہنسی۔ "تم بالکل ٹھیک جگہ کھڑی ہو، یہی عمارت ہے۔"

لڑکی نے سامنے والی عمارت کی طرف اشارہ کیا۔ اس کا گیٹ فولادی سلاخوں سے بنا ہوا تھا اور اوپر پرانے طرز کا لالٹین جیسا لیمپ تھا۔ اس میں طاقتور مرکری بلب لگا ہوا تھا۔ سونا نے پلٹ کر لڑکی کا شکریہ ادا کرنا چاہا مگر وہ وہاں نہیں تھی۔ پوری سڑک پر کہیں نہیں تھی۔ سونا حیران ہوئی کہ وہ اتنی جلدی کہاں چلی گئی؟ بہرحال اس کا مقصد پورا ہو گیا تھا۔ وہ سوٹ کیس کھینچتی ہوئی عمارت میں آئی اور گراؤنڈ فلور پر آ کر اس نے لفٹ کا بٹن دبایا مگر کوئی ردعمل نہیں ہوا۔ کئی بار دبانے پر اسے یقین ہو گیا کہ لفٹ خراب یا کسی وجہ سے بند ہے۔

اتنے میں اوپر سے ایک ٹولہ نیچے آیا۔ لڑکا چھوٹے قد کا ورزشی جسم کا مالک تھا۔ اس کے ساتھ سانولی رنگت والی لڑکی تھی۔ دوسرا لڑکا جو کسی قدر پیچھے تھا، وہ خاصا ہینڈسم اور خوش شکل تھا۔ وہ سب اسے دیکھتے ہوئے جا رہے تھے۔ لڑکے دونوں سفید فام تھے اور لڑکی انڈین لگ رہی تھی۔ سونا کی یہ سوچ کر حالت خراب ہونے لگی کہ اسے بھاری سوٹ کیس تیسری منزل تک لے جانا ہوگا جہاں اس کا کمرا تھا مگر جانا تو تھا۔ وہ بادلِ ناخواستہ سیڑھیوں کی طرف بڑھی اور ایک ایک سیڑھی پر سوٹ کیس کھینچ کر اوپر جانے لگی تھی کہ اچانک کسی نے اس کا سوٹ کیس اچک کر اٹھایا اور تیزی سے اوپر بڑھ گیا۔ وہ ذرا آگے جا کر رکا۔ یہ وہی خوش شکل لڑکا تھا۔ سونا اسے حیرت سے دیکھ رہی تھی۔ اس نے معذرت کی۔ "سوری، میں ذرا شوخ ہو گیا تھا۔ تمہیں مشکل ہو رہی تھی اس لیے میں نے سوٹ کیس اٹھا لیا...... اب آجاؤ۔" اس نے بدستور سونا کو رکے پا کر کہا تو وہ جھینپ کر آگے بڑھی۔ تیسرے فلور پر آ کر اس نے لڑکے کا شکریہ ادا کیا۔

"مجھے واقعی مشکل ہو رہی تھی۔"

"اسی لیے میں واپس آیا۔ میرا نام مارکس ہے۔"

"سونا۔" اس نے ہاتھ بڑھایا۔ مارکس نے گرم جوشی سے اس سے ہاتھ ملایا اور واپس چلا گیا۔ سونا سوٹ کیس گھسیٹ کر کمرے تک لائی اور لاک کھول کر اندر آئی۔ یہاں نیم تاریکی تھی اور اسے کہیں روشنی کا سوئچ اور گرمائش کے لیے کوئی چیز نظر نہیں آئی۔ کمرے میں ایک درمیانے سائز کا بستر تھا۔ ایک طرف الماری تھی جس کے دروازے پر شیشہ لگا ہوا تھا۔ تین الگ الگ پٹ والی کھڑکیاں باہر کی طرف نکلی ہوئی تھیں اور ان کے خلا والے حصے میں چھوٹا سا فکس صوفہ تھا۔ اس کے علاوہ کمرے میں کچھ نہیں تھا۔ بستر کے ساتھ پائپوں کی جالی لگی تھی۔ سونا سردی محسوس کر رہی تھی اور اس کا سر بھی چکرا رہا تھا۔ صوفے پر بیٹھ کر اس نے اپنا ہینڈ بیگ کھولا اور اس میں سے گولیوں کی ایک شیشی نکال کر اس سے دو گولیاں لے کر بنا پانی کے نگل لیں۔ پھر اس نے سوٹ کیس سے اونی شال نکالی اور اسے اوڑھ کر بیٹھ گئی۔ وہ حیران تھی کہ یہاں بجلی نہیں تھی اور اس سردی میں گرمائش کا نظام بھی نہیں تھا۔ وہ یہاں کیسے رہے گی؟ دوا اثر کرنے لگی اور اس کا ذہن پرسکون ہوتا چلا گیا۔ اچانک دروازہ کھلا اور وہی چینی نقوش والی لڑکی اندر آئی۔

"اندھیرے اور اتنی سردی میں بیٹھی ہو؟"

"یہاں لائٹ اور گرمائش کا نظام نہیں ہے۔"

"کیوں نہیں ہے۔" اس نے دروازے کے ساتھ ستون پر ہاتھ مارا اور بٹن دباتے ہی کمرے میں روشنی ہو گئی۔ پھر وہ بیڈ کے برابر میں لگے فولادی پائپوں کی طرف آئی اور اس نے ان کے پیچھے سے ہتھوڑی نکال کر اس کے وال پر ماری تو فوراً اس سے گرم بھاپ برآمد ہونے لگی۔ "چند منٹ میں تم کو لگے گا کہ کسی ٹروپیکل علاقے میں ہو۔"

"میں سونا ہوں۔"

"ماریا۔" لڑکی نے اس سے ہاتھ ملایا اور صوفے پر بیٹھ گئی۔ وہاں سونا کے داخلے کے کاغذات رکھے تھے۔ اس نے اٹھا کر دیکھے اور بولی۔ "تم ہمارے شعبے میں آئی ہو؟"

"تم بھی اسی شعبے میں ہو؟"

"ہاں، صرف میں نہیں میرے ساتھی بھی ہیں۔" ماریا نے کہا اور دوا کی شیشی اٹھائی تھی کہ سونا نے بے تاب ہو کر کہا۔

"پلیز! یہ ذاتی چیز ہے۔"

مگر ماریا نے دیکھ لیا تھا، وہ مسکرائی۔ "پریشان مت ہو، بہت سے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں یہ دوا استعمال کرتے ہیں۔ منشیات اور جنس کی وجہ سے انہیں ذہنی سکون کے لیے استعمال کرنا پڑتی ہے۔"

"میرے ساتھ مسئلہ دوسرا ہے۔" سونا نے آہستہ سے کہا۔

"تم نئی آئی ہو کیا خیال ہے ہمارے گروپ میں شامل ہو گی؟ اتفاق سے ہم سب اسی فلور پر رہتے ہیں سوائے مارکس کے۔"

"مارکس تمہارے گروپ میں ہے؟"

"بالکل۔" ماریا کھڑی ہو گئی اور ایک منٹ بعد سونا اس کے ساتھ عمارت کے برابر والے حصے میں آئی۔ وہ اسے اس کے کمرے کے بالکل سامنا والے کمرے میں لائی جو بہت سجا ہوا تھا۔ یہاں لیدر کے صوفے تھے۔ دیواروں پر سرخ پردے لہرا رہے تھے اور جا بجا موم بتیاں روشن تھیں۔ کھڑکی کے ساتھ اندر کی طرف چھوٹے چھوٹے گملے رکھے تھے جن میں عنابی پتیوں اور باریک ڈنڈیوں والا کوئی چھوٹا جھاڑی نما پودا لگا ہوا تھا۔ وہاں وہی چھوٹے قد والا لڑکا تھا اور اس کے ساتھ انڈین نقوش والی لڑکی بھی تھی۔ ماریا نے تعارف کرایا۔ "یہ بیگل ہے اور یہ نتاشا ہے۔ مارکس سے تم واقف ہو۔ دوستو! یہ سونا ہے۔ ہمارے شعبے میں آئی ہے اور یہ اس کا پہلا سیمسٹر ہے۔"

"واقعی تم کو پراسرار ماضی سے دلچسپی ہے؟" بیگل نے اچھل کر کہا۔ اس کے ہاتھ میں بیئر کی بوتل تھی۔ نتاشا نے سونا کو بھی ایک بوتل تھما دی۔ وہ ایک طرف ٹک گئی۔

"کیا تمہیں نہیں ہے؟"

بیگل نے جواب میں صرف شانے اچکائے۔ نتاشا بولی۔ "مجھے ہے کیونکہ دنیا میں سب سے پراسرار ماضی اور سب سے پراسرار رسومات میرے ملک انڈیا میں پائی جاتی ہیں۔"

"لوگ مصر کو سب سے پراسرار کہتے ہیں۔"

"مصر کو اس لیے پراسرار کہتے ہیں کہ اس کا ماضی چھپا ہوا ہے لیکن میرے ملک میں آج بھی وہ سب کچھ ہوتا ہے جسے لوگ جادو کہتے ہیں۔"

"کیا تمہیں ان چیزوں سے دلچسپی ہے؟" ماریا نے پوچھا۔

"صرف ڈگری کی حد تک۔" سونا نے کہا۔ "ویسے ہمیں صرف یہی تو نہیں پڑھایا جائے گا؟"

"ہاں لیکن سب سے دلچسپ حصہ یہی ہے۔"

مگر اگلے دن جب وہ پراسرار تاریخ کی پروفیسر گلوریا ریناٹ کی کلاس میں پہنچی تو وہاں سوائے مارکس کے ان تینوں میں سے اور کوئی نہیں تھا۔ وہ مارکس کے پاس والی سیٹ پر بیٹھ گئی۔ وہ مسکرایا تھا مگر لیکچر جاری ہونے کی وجہ سے کچھ کہہ نہ سکا۔ پروفیسر اتفاق سے قدیم مذاہب کے ان پہلوؤں پر روشنی ڈال رہی تھی جو جادو ٹونے سے تعلق رکھتے تھے۔ وہ قدیم وسطی امریکی تہذیب کے بارے میں لیکچر دے رہی تھی۔ مارکس نے اپنی نوٹ بک میں لکھا۔ "ویلکم۔"

سونا دیکھ رہی تھی۔ اس نے جواباً اپنی نوٹ بک میں لکھا۔ "تھینک یو۔"

لیکن شام کو جب وہ اسکائپ پر رونیا سے بات کر رہی تھی تو اس نے ان چاروں کے بارے میں اسے کچھ نہیں بتایا۔ رونیا اسے بہت محتاط رہنے کا کہہ رہی تھی۔ "اس دنیا میں ایسے افراد کی کوئی کمی نہیں ہے جو سیدھے اور معصوم لوگوں کو اپنے مذموم مقاصد کے لیے استعمال کر لیتے ہیں۔"

"میں نہ سیدھی ہوں اور نہ معصوم۔" سونا نے کہا۔

"تمہارا کمرا زیادہ اچھا نہیں ہے۔" رونیا نے موضوع بدل دیا۔ "خاص طور سے وال پیپر بہت فضول لگ رہا ہے۔"

"یونیورسٹی کی طرف سے لگایا گیا ہے۔" سونا نے کہا تو اسے بیگل کے کمرے کا خیال آیا۔ وہ تو بہت اچھے انداز میں ڈیکوریٹ تھا۔ وہ صوفے پر تھی۔ اس نے کھڑکی سے باہر دیکھا تو اسے بیگل کھڑکی میں نظر آیا، وہ اسی کی طرف دیکھ رہا تھا۔ سونا نے غیر محسوس انداز میں پردہ آگے کر دیا۔ "تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔"

"تم کہہ کر اسے بدلوا لو۔"

"میں بات کروں گی۔" سونا نے ٹالنے کے انداز میں کہا۔ اسے بھی گہرے نیلے سرمئی رنگ کا ابھری لائنوں والا وال پیپر اچھا نہیں لگا تھا جو دیوار کے تین فٹ اوپر سے چھت تک لگا ہوا تھا۔ تین فٹ تک دیوار پر میرون کلر تھا۔ رونیا سے بات کر کے اسے خیال آیا کہ اس نے اب تک اپنے کپڑے اور سامان الماری میں نہیں لگایا تھا۔ اس نے سوٹ کیس کھولا اور کپڑے بستر پر ڈھیر کرنے لگی۔ وہ زیادہ لباس نہیں لائی تھی۔ البتہ رونیا نے اسے رقم دی تھی کہ وہ اس سے اپنے لیے چند نئے اور اچھے جوڑے خرید لے۔ وہ الماری کی طرف بڑھی تھی کہ اس کا ہینڈل ہلا۔ سونا رک گئی۔ اس نے خود سے پوچھا کہ ہینڈل سچ مچ ہلا تھا یا اسے وہم ہوا تھا۔ اس نے ڈرتے ڈرتے الماری کا دروازہ کھولا تو اندر ہینگر پر ایک سرخ فراک لٹکی ہوئی تھی۔ اس کا اوپری حصہ ڈوریوں پر مشتمل تھا جو شانے پر آتیں۔ سونا نے آج تک ایسا لباس نہیں پہنا تھا کیونکہ یہ اس کی جسامت پر سوٹ نہیں کرتا تھا۔ شاید یہ یہاں پہلے رہنے والی لڑکی کا تھا۔ اس نے سوٹ ہٹا دیا تو اسے نیچے ایک چھوٹا... فوٹو فریم دکھائی دیا اس نے اٹھایا۔ اس میں ایک نوجوان لڑکی کی تصویر تھی۔ اس نے فوٹو فریم پلٹ کر دیکھا تو اس کے پیچھے "وائلا" لکھا تھا۔

کیا یہ اس لڑکی کا نام ہے؟ اس نے سوچا اور فوٹو فریم سامنے دیوار پر بنے چھوٹے سے ریک پر رکھ دیا۔ رات وہ سونے کے لیے لیٹی تو اسے سردی کا احساس ہوا اور اس نے ہتھوڑی اٹھا کر فولادی وال پر ماری تو فوراً اس سے بھاپ نکلنے لگی۔ مگر ساتھ ہی اسے لگا جیسے کوئی لڑکی چلائی ہو۔ آواز مدھم تھی۔ البتہ کچھ دیر بعد آنے والی آواز واضح تھی اور اس کے ساتھ ایک مردانہ آواز بھی تھی۔ آواز نزدیک سے آ رہی تھی۔ اس نے کھڑکی کا پردہ ہٹا کر دیکھا تو اسے بیگل کے کمرے کی کھڑکیاں روشن نظر آئیں مگر ان پر پردے تھے۔ دونوں کھڑکیوں کے درمیان بارہ تیرہ فٹ سے زیادہ فاصلہ نہیں تھا۔ نسوانی چیخ زیادہ بلند تھی اور اس میں کرب نمایاں تھا۔ سونا کو اپنے خیال میں ترمیم کرنا پڑی، یہ معاملہ کچھ اور تھا۔ اس نے جیکٹ پہنی اور باہر آ گئی۔ وہ گھوم کر عمارت کے دوسرے حصے میں آئی اور بیگل کے کمرے تک پہنچی آوازیں بدستور آ رہی تھیں۔ اس نے پہلے واپسی کا سوچا مگر پھر ہمت کر کے دستک دی تو دروازہ ذرا سا کھل گیا۔ اندر بہت زیادہ موم بتیاں روشن تھیں۔ اچانک ہی بیگل جھری میں نمودار ہوا اور اس نے پوچھا۔

"کیا ہے؟"

"وہ...... آوازیں؟" سونا نے گھبرا کر کہا۔

"سوری، اب میں خیال رکھوں گا۔" اس نے کہا اور دھڑ سے دروازہ بند کر دیا۔ اس کے فوراً بعد اندر سے تیز میوزک کی آواز آنے لگی۔ سونا نے گہری سانس لی اور واپس پلٹ آئی۔ اگلے دن ماریا اس کے ساتھ کیفے ٹیریا میں ناشتے کی میز پر تھی۔

اس نے اچانک پوچھا۔ "تم کیا سمجھ کر آئی تھیں؟"

"تو اندر تم تھیں؟"

"ہاں مگر بیگل میرے پیروں کا مساج کر رہا تھا۔ سردی میں بہت تکلیف ہو جاتی ہے۔ اصل میں بچپن میں مجھے دونوں پیروں میں بہت بری چوٹ لگی تھی، اب بھی سردی میں ابھر آتی ہے۔ بیگل کے مساج سے مجھے بہت فرق پڑا ہے۔ میں ہر دوسرے تیسرے دن اس سے مساج کراتی ہوں تو دو تین دن سکون سے گزر جاتے ہیں۔"

"وہ اس کام کا ماہر ہے؟"

"وہ نہ جانے کن کن کاموں کا ماہر ہے۔" ماریا فخر سے بولی۔ "وہ خاص چائے بناتا ہے جو آدمی کو اسمارٹ بناتی ہے۔ وہ ایسا فیس ماسک تیار کرتا ہے کہ ایک بار کے استعمال سے زمین آسمان کا فرق آ جاتا ہے۔"

ماریا اور نتاشا دونوں کی جسامت کا تناسب بہترین تھا اور ان کے چہرے کی جلد یوں نرم ملائم تھی جیسے کسی بچے کی ہوتی ہے۔ ماریا نے تصدیق کی۔ "ہم بیگل کی بنائی چائے استعمال کرتے ہیں۔ پہلے میں بہت اوور ویٹ تھی۔"

ماریا نے اسے موبائل میں اپنی پرانی تصویریں دکھائیں۔ وہ واقعی ان میں بہت موٹی تھی اور اب اس نے اپنا وزن خاصا کم کر لیا تھا۔ "تم واقعی اسمارٹ ہو گئی ہو۔"

"یہ بیگل کی چائے کا کمال ہے۔" ماریا نے ترغیب دینے والے انداز میں کہا۔ "تم ٹرائی کر سکتی ہو۔"

وہ ہچکچائی۔ "میں سوچوں گی۔"

اس رات وہ سونے کے لیے لیٹی تو اسے اس لباس کا خیال آیا جو الماری میں لٹکا ہوا تھا۔ اس نے اٹھ کر لباس نکالا اور پھر اسے پہن کر دیکھا مگر بڑھے ہوئے پیٹ اور کمر کے ساتھ یہ اس پر عجیب سا لگ رہا تھا۔ اس نے فراک اتار کر اپنا نائٹ پاجامہ اور شرٹ پہن لی۔ اسے ماریا کی بات یاد آئی اور وہ بیگل کے کمرے کی طرف چل پڑی۔ نزدیک آ کر اس کے اندر ہچکچاہٹ آنے لگی۔ وہ واپس جانے کے ارادے سے پلٹی تھی کہ اپنے بالکل سامنے ایک سفید چہرہ اور اس پر سیاہ ترین آنکھیں دیکھ کر مارے خوف کے اس کی چیخ نکل گئی اور ایک منٹ بعد وہ بیگل کے کمرے میں بیٹھی خود پر قابو پا رہی تھی۔ اس نے نتاشا کو دیکھا تھا جس نے چہرے پر بالکل سفید کسی چیز کا بنا ہوا موٹا لیپ کیا ہوا تھا۔ ایسا ہی لیپ بیگل اور ماریا کے چہرے پر بھی تھا۔ وہ سرخ شراب پی رہے تھے۔ خود پر قابو پانے کے بعد سونا نے پوچھا۔

"یہ وہی ماسک ہے؟"

"ہاں، وہی ماسک ہے۔"

چند منٹ بعد سونا بھی ماسک لگائے ہوئے ان کے ساتھ سرخ شراب سے لطف اندوز ہو رہی تھی اور اس نے ایسے ذائقے والی شراب آج تک نہیں پی تھی۔ یہ ذائقے میں تیز نہیں تھی مگر اس نے ایک ہی پیگ میں سونا کا دماغ اڑا دیا۔ وہ ہنس رہی تھی اور بول رہی تھی مگر اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ کیوں ہنس رہی ہے اور کیا بول رہی ہے۔ باقی سب نارمل تھے مگر ہنسنے بولنے میں اس کا ساتھ دے رہے تھے۔ اسے پتا نہیں چلا کہ وہ کب وہاں سے نکلی اور اپنے کمرے میں آئی۔ اچانک اس کی آنکھ کھلی تو اس کا ذہن صاف لیکن چہرے پر ایک عجیب سا احساس ہو رہا تھا۔ باہر روشنی ہو رہی تھی، صبح ہو چکی تھی۔ وہ اٹھی تو اسے سامنے آئینے میں اپنا چہرہ سرخ زخم نما دھبوں سے بھرا ہوا دکھائی دیا۔ اس کے منہ سے چیخ نکلی اور وہ جھپٹ کر آئینے کے سامنے آئی۔ اسے درد نہیں ہو رہا تھا بس یوں لگ رہا تھا جیسے اس کی کھال چہرے سے الگ ہو گئی ہو۔ اس نے ڈرتے ڈرتے رخسار سے پکڑ کر کھال کھینچی تو وہ اترتی چلی گئی۔ مگر اس کے نیچے اسے صاف ستھری جلد دکھائی دی۔ پھر وہ جلدی جلدی نوچ کر یہ کھال نما ماسک اتارنے لگی۔ ایک منٹ میں اس نے سب اتار دیا اور اب آئینے میں اس کا بہت صاف، نرم اور دمکتا ہوا چہرہ دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی آنکھوں کے نیچے کا بھاری پن بھی غائب تھا۔ وہ حیران رہ گئی۔ آئینے نے کبھی اسے اتنا خوب صورت نہیں دکھایا تھا۔ واش روم میں اس کا سامنا ماریا اور نتاشا سے ہوا تو وہ بھی حیران رہ گئیں۔

"ماسک نے تم پر کتنا اثر کیا ہے۔"

"بیگل نے کمال کر دیا ہے۔" سونا نے دل سے کہا۔ "میں ایسی چیزوں پر یقین نہیں رکھتی تھی۔"

"اب ہربل ٹی کے بارے میں کیا خیال ہے؟"

سونا نے اکثر انہیں یہ چائے جیسی رنگت والی چیز پیتے دیکھا تھا اور اس نے سوچا کہ آزمانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ شدید برف باری کی وجہ سے یونیورسٹی ایک ہفتے کے لیے بند کر دی گئی تھی۔ یہ ایک ہفتہ سونا نے ان تینوں کے ساتھ گزارا تھا۔ مارکس ہاسٹل میں نہیں رہتا تھا بلکہ اس کی رہائش بالٹی مور کے مضافات میں کہیں تھی۔ اس لیے وہ اس ہفتے ان کے پاس نہیں آیا۔ سونا باقاعدگی سے ہربل ٹی پی رہی تھی اور اس کا ذائقہ بھی چائے جیسا ہی تھا۔ اس کا حیرت انگیز اثر ہوا تھا اور اس کا پیٹ اندر چلا گیا تھا۔ کمر پتلی ہو گئی تھی اور اب وہ چست لباس پہنتی تو اس کی جسامت نمایاں ہوتی۔ ایک ہفتے بعد جب یونیورسٹی کھلی اور وہ جانے کے لیے نکلنے

لگے تو بیگل نے کہا۔ ”آج میں تم سب کو ایک نئے راستے سے باہر لے جاؤں گا۔“
”کس راستے سے؟“
”بس تم دیکھنا۔“
وہ انہیں تہ خانے میں لے آیا۔ یہاں گرمائش کے لیے بوائلرز لگے ہوئے تھے جو نہ صرف عمارت کو گرم کرتے تھے بلکہ واش رومز میں گرم پانی بھی مہیا کرتے تھے۔ وہ ان بڑے بڑے بوائلرز کے درمیان سے گزرنے لگے۔ بوائلرز میں جمع ہونے والا اضافی پریشر بھاپ کے ساتھ خارج ہو رہا تھا اس لیے وہاں فضا دھند آلود تھی اور چند قدم کے فاصلے پر بھی مشکل سے نظر آ رہا تھا۔ وہ سب آگے تھے اور سونا پیچھے تھی۔ ایک جگہ وہ رکی۔ اسے لگا جیسے کسی نے اسے پکارا ہو۔ آواز نسوانی تھی اور اس نے واضح طور پر اس کا نام لیا تھا۔ اس نے آس پاس دیکھا اور پھر اسے احساس ہوا کہ وہ وہاں اکیلی تھی۔ اس نے گھبرا کر بیگل کو آواز دی۔ پھر ماریا اور نتاشا کو پکارا۔ ”تم سب کہاں ہو...... جواب کیوں نہیں دیتے؟“
مگر وہاں خاموشی تھی۔ کوئی جواب نہیں آیا تو سونا آگے بھاگی۔ یہاں ہر طرف بوائلرز سے نکلنے والی بھاپ کی دھند تھی۔ اچانک وہ ایک چھوٹی راہداری میں داخل ہوئی اس کے سامنے دیوار تھی اور دائیں طرف سرخ رنگ کا دروازہ تھا۔ سرگوشی نما آواز نے اسے اندر آنے کو کہا اور وہ پلٹ کر بھاگی۔ راستہ اسی طرف تھا اور وہ تینوں اسی سمت جا سکتے تھے۔ بوائلرز کے درمیان سے گزر کر وہ ایک طویل راہداری میں آئی جس میں دیوار کے ساتھ گرم پانی اور ہوا لے جانے والے پائپ گزر رہے تھے۔ اس نے پھر ان تینوں کو آواز دی۔ اسے غصہ آ رہا تھا۔ اگر وہ رک گئی تھی تو اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ وہ اسے یوں چھوڑ کر چلے جائیں۔ اسے ڈر بھی لگ رہا تھا۔ خاص طور سے جب کسی نے اس کا نام پکارا تھا اور جب اسے سرخ دروازے سے اندر آنے کو کہا تب اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔ وہ تیزی سے راہداری کے دوسرے سرے کی طرف بھاگ رہی تھی اور جیسے ہی نزدیک پہنچی، دوسری طرف سے کوئی اچانک سامنے آیا۔ سونا کی چیخ نکل گئی۔ آنے والی نتاشا تھی۔ اس کے پیچھے ماریا اور بیگل تھے، وہ تینوں ہنس رہے تھے۔ پھر اس کا غصہ دیکھ کر وہ خاموش ہوئے اور اس سے معذرت کرنے لگے۔ بیگل انہیں تہ خانے والے راستے سے باہر لے آیا... سونا کا موڈ باہر آتے ہوئے بہتر ہو گیا مگر اس نے خبردار کیا۔
”آئندہ میرے ساتھ اس قسم کا مذاق مت کرنا۔“
سونا نے ان سے کہا نہیں لیکن اس کے خیال میں سرگوشی نما آواز بھی وہی لوگ نکال کر اسے ڈرا رہے تھے۔ طوفان کے بعد ہر طرف برف کے ڈھیر تھے اور اس کی صفائی کی جا رہی تھی۔ یونیورسٹی کیفے ٹیریا طلبا سے بھرا ہوا تھا اور ایک ہفتے کی چھٹی کے بعد بھی اکثر طلبا کا کلاسوں میں جانے کا موڈ نہیں تھا۔ مارکس ایک طرف بیٹھا تھا۔ اس نے سونا کو دیکھا تو جیسے سحر زدہ رہ گیا۔ ”سونا! تم بالکل بدل گئی ہو۔“
وہ شرمائی۔ وہ سب اسی میز پر آ گئے۔ سونا نے کہا۔ ”یہ سب بیگل کے ماسک اور ہربل ٹی کا کمال ہے۔“
”نہیں، یہ تمہاری اصل خوب صورتی ہے جو اب ابھر کر سامنے آ رہی ہے۔“ مارکس نے اصرار کیا۔ ”آج رات ڈانس کے بارے میں کیا خیال ہے؟“
سونا مان گئی تو سب خوش نظر آنے لگے۔ ان کا بیشتر وقت کیفے ٹیریا اور پھر لاؤنج میں گزرا۔ انہوں نے صرف پروفیسر گلوریا کی کلاس لی تھی۔ آج ان کا موضوع قدیم تہذیبوں میں روح کا خیال تھا۔ سونا بے خیالی میں بیٹھی تھی اور لیکچر اس کے سر سے گزر رہا تھا لیکن کچھ فاصلے پر ماریا... تن دہی سے نوٹس لے رہی تھی۔ اس کی اورنج کلر کی نوٹ بک کھلی ہوئی تھی اور اس کا پین مسلسل چل رہا تھا۔ سونا نے اکثر یہ نوٹ بک اس کے پاس دیکھی تھی۔ وہ کلاس سے نکل رہی تھی کہ کسی نے اسے پکارا۔ ”سونا...... یہ تم ہو؟“
اس نے پلٹ کر دیکھا۔ وہ اس کے شعبے کی کیرن تھی۔ وہ سونا کے ہاسٹل میں مقیم تھی۔ کیرن سنہری بالوں والی خوب صورت لڑکی تھی۔ سونا کی اس سے اچھی ہیلو ہائے تھی مگر ان کے درمیان کبھی بات نہیں ہوئی تھی۔ وہ حیرت زدہ سی اس کے پاس آئی۔ ”تم بالکل بدلی ہوئی لگ رہی ہو۔“
”کیا تبدیلی آئی ہے مجھ میں؟“
”تمہارا چہرہ بہت پیارا ہو رہا ہے۔ تم نے اپنا پیٹ اور وزن بھی کم کر لیا ہے۔“
”ہاں، یہ سچ ہے۔“
کیرن نے اس بار سرگوشی میں کہا۔ ”کیا تم ان لوگوں سے زیادہ مل رہی ہو؟“ اس کا اشارہ ذرا آگے موجود بیگل، نتاشا اور ماریا کی طرف تھا۔
”ہاں، یہ میرے اچھے دوست ہیں۔“
”یہ تمہارے دوست نہیں ہیں۔“ کیرن بدستور سرگوشی میں بولی۔
”کیا مطلب؟“
”ان سے بہت ہوشیار رہنا۔“

سونا کو غصہ آ گیا۔ ”ایک منٹ کیرن...... تم کیا مجھے بہکانے کی کوشش کر رہی ہو؟“
”نہیں، میں تمہیں خبردار کر رہی ہوں۔ کیا ان لوگوں نے تمہارے کمرے میں پہلے رہنے والی لڑکی وائلا کے بارے میں بتایا؟“
”نہیں۔“ اس نے غیر ارادی طور پر کہا۔ ”کیا ہوا تھا اسے؟“
”وہ ان کے ساتھ ہوتی تھی اور اچانک غائب ہو گئی۔“
”غائب ہو گئی...... کیا مطلب؟“
کیرن نے شانے اچکائے۔ ”مطلب یہ کہ غائب ہو گئی اور پھر اس کا کچھ پتا نہیں چلا۔ مجھے یقین ہے اسے غائب کرنے میں ان لوگوں کا ہاتھ ہے۔ تم اچھی لڑکی ہو، اس لیے تم کو خبردار کر رہی ہوں۔“
کیرن اس کے پاس سے گزر کر چلی گئی۔ سونا اس کی باتوں سے الجھن میں پڑ گئی تھی۔ اچانک ماریا کی آواز آئی۔ ”یہ کیا کہہ رہی تھی؟“
سونا نے چونک کر اسے دیکھا۔ ”کچھ نہیں۔“
ماریا اسے ٹٹولنے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی پھر اس نے کہا۔ ”اس کی باتوں پر زیادہ دھیان مت دینا۔ کچھ عرصے پہلے تک یہ مارکس کے چکر میں تھی۔“
سونا نے گہری سانس لی اور دل میں سوچا۔ تو یہ بات ہے، پھر ماریا سے بولی۔ ”تم فکر مت کرو، میں بچی نہیں ہوں جسے کوئی بہکا دے۔“
”رات کا کیا پروگرام ہے؟“
”میں نے ابھی سوچا نہیں ہے۔“
”میں آؤں گی تمہارے پاس۔“
سونا سوچ رہی تھی کہ وہ کیا پہنے کیونکہ اسے اپنا ایک سوٹ بھی اس قابل نہیں لگ رہا تھا کہ اسے پہن کر کہیں جا سکے۔ ابھی وہ الجھ رہی تھی کہ ماریا آ گئی۔ اس نے سونا کے کپڑے دیکھے اور اس سے اتفاق کیا۔ ”ان میں سے کوئی اس قابل نہیں ہے۔ میرے ساتھ چلو۔“
”کہاں؟“
”نزدیک ایک بہت اچھا گارمنٹ اسٹور ہے۔“
وہ دونوں گارمنٹ اسٹور آئے۔ یہاں ماریا نے اسے جدید فیشن کے کئی لباس دلوائے۔ اس نے چیک کر کے دیکھے اور ایک لباس جو جینز اور بلاؤز پر مشتمل تھا اسے بہت پسند آیا۔ اس نے یہی پہن کر جانے کا فیصلہ کیا۔ جب وہ ماریا کے ساتھ نائٹ کلب پہنچی تو وہاں بیگل، مارکس اور نتاشا پہلے سے موجود تھے۔ وہ ایک گول کھڑی ہونے والی میز کے گرد تھے۔ بیگل نے اسے دیکھ کر کہا۔ ”ہے...... تم آج کی چائے بھول گئی تھیں۔“
”سوری، میرے ذہن میں نہیں رہا۔“ سونا نے معذرت کی۔
”کوئی بات نہیں، میں لے آیا ہوں۔“ بیگل بولا اور واٹر ڈسپنسر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ایک کاغذی گلاس اٹھایا اور اپنی جیکٹ سے ایک چھوٹی سی پڑیا نکال کر اس میں ڈالی اور پھر اس میں گرم پانی بھرا۔ وہ گلاس لے کر سونا کے پاس آیا۔ ”یہ رہی تمہاری آج کی چائے۔“
سونا نے دیکھا کہ آج اس کا رنگ تیز تھا۔ اس نے سپ لیا تو اسے ذائقہ بھی تیز لگا۔ آخری گھونٹ لیتے ہی اس کا سر چکرانے لگا مگر یہ چکر مزے کے تھے۔ وہ چاروں اسے غور سے دیکھ رہے تھے اور جب سونا ہنسی تو وہ بھی مسکرانے لگے۔ مارکس نے اس کے کان میں سرگوشی کی۔ ”ڈانس کے بارے میں کیا خیال ہے؟“
سونا بلا جھجک اس کی بانہوں میں آ گئی۔ وہ ڈانس کی شوقین نہیں تھی مگر آج مارکس کے ساتھ اسے اچھا لگ رہا تھا۔ وہ اس کے ساتھ رقص کرتی رہی۔ کچھ دیر بیگل کے ساتھ بھی رقص کیا مگر زیادہ وقت وہ مارکس کے ساتھ رہی۔ درمیان میں جام بھی چلتے رہے۔ مارکس اس کے لیے تیز شاٹس لا رہا تھا۔ بارہ بجے کے بعد وہ نائٹ کلب سے نکلے تو سونا سے چلا بھی نہیں جا رہا تھا، مارکس اسے سہارا دیے ہوئے تھا اور پھر وہی اسے اس کے کمرے تک چھوڑنے آیا۔ مگر چھوڑ کے جانے کے بجائے وہ بھی اندر آ گیا۔ سونا بستر پر گری تو اس کے بعد اسے ہوش نہیں رہا۔ بس اسے ایک احساس تھا کہ مارکس بستر پر اس کے ساتھ ہے۔ درمیان میں اسے تکلیف کا احساس بھی تھا مگر یہ اتنا زیادہ نہیں تھا کہ وہ ہوش میں آ جاتی۔
اس کی آنکھ کھلی تو صبح ہو چکی تھی اور وہ کمرے میں اکیلی تھی اور اب اسے جسم کے مختلف حصوں میں ہلکی تکلیف کا احساس ہو رہا تھا۔ اس نے چادر ہٹا کر دیکھا۔ اس کے جسم کے نچلے حصوں پر عجیب سے زخموں کے نشانات تھے۔ ان میں سرخی تھی مگر یہ کچے نہیں تھے۔ وہ ان زخموں کے بارے میں سوچتی ہوئی واش روم تک آئی تو اسے اندرونی حصے میں بیگل، نتاشا اور ماریا کی دھیمی آوازیں سنائی دیں مگر ان کے الفاظ سمجھ میں نہیں آ رہے تھے۔ سونا اچانک ان کے سامنے آئی تو وہ خاموش ہو گئے۔ ماریا کے انداز سے لگ رہا تھا کہ وہ کسی بات پر بحث کر رہی تھی۔ پھر بیگل سنبھلا اور معنی خیز انداز میں ہنسنے لگا۔ نتاشا اور ماریا نے بھی اس کا ساتھ دیا۔ مگر

ماریا کے انداز سے لگ رہا تھا کہ وہ زبردستی ہنس رہی ہے۔ نتاشا نے پوچھا۔ ''رات کیسی گزری؟''

وہ جھینپ گئی۔ ''صحیح سے یاد نہیں ہے۔ مجھے تو ہوش نہیں تھا، میں نے زیادہ ہی پی لی تھی۔''

''ہاں تمہیں ہوش نہیں ہے۔'' ماریا کہتی ہوئی اس کے پاس سے گزر کر چلی گئی۔ سوینا نے حیرت سے کہا۔

''اسے کیا ہوا ہے؟''

''اسے چھوڑو۔'' ہیگل نے کہا۔ ''اگر تم آج رات کو آئیں تو میں تمہیں اسپیشل چائے پلاؤں گا۔''

''تم جو پلاتے ہو، وہ اسپیشل ہی ہوتی ہے۔''

''نہیں، اس سے بھی زیادہ اسپیشل ہوگی۔''

سوینا تیار ہوکر یونیورسٹی آئی۔ آج اس نے تمام کلاسز لینے کا فیصلہ کیا تھا کیونکہ چھٹیوں کی تلافی بھی کرنا تھی۔ آخری کلاس لے کر وہ نکلی تو تھک چکی تھی۔ اس نے ہاسٹل جانے اور آرام کرنے کا سوچا اور کسی سے ملے بغیر نکل آئی۔ جب وہ عمارت کے پاس پہنچی تو اسے لوگوں کے چلانے کی آواز آئی۔ کوئی نائن ون ون کو کال کر رہا تھا۔ ہاسٹل کی دونوں عمارتوں کے درمیان والے صحن میں لوگوں کی بھیڑ تھی۔ سوینا اس بھیڑ کو چیرتی ہوئی آگے آئی تو اسے سنہری بالوں کی جھلک دکھائی دی۔ وہ کیرن تھی۔ اس کے سر کے نیچے خون کا تالاب پھیل رہا تھا۔ سوینا نے منہ پر ہاتھ رکھا۔ اس کے باوجود اس کی چیخ نکل گئی تھی۔ ''کیرن۔''

''بے چاری اوپر سے گری ہے۔'' ایک لڑکے نے اسے مطلع کیا۔

اتنے میں اندر سے ماریا برآمد ہوئی۔ اس نے کیرن کی لاش دیکھی اور اس کا چہرہ ست گیا۔ پھر وہ پلٹی اور بھاگتی ہوئی اندر چلی گئی۔ سوینا اس کے پیچھے لپکی تھی۔ اس نے اسے دوسرے فلور پر ا..... روک لیا۔ ''میری بات سنو۔''

''کیا بات ہے؟'' ماریا وحشت زدہ لہجے میں بولی۔

''یہ وائلا کون تھی؟''

''وہ لڑکی جو تم سے پہلے اس کمرے میں رہتی تھی۔''

''وہ اب کہاں ہے؟''

''پتا نہیں۔''

''وہ تمہارے ساتھ ہوتی تھی جیسے میں ہوتی ہوں۔''

ماریا نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھام لیا۔ ''میں کچھ نہیں جانتی۔ پلیز اب مجھ سے کوئی سوال مت کرنا۔''

سوینا پلٹ کر ہیگل کے کمرے میں آئی۔ وہاں مارکس اور نتاشا بھی تھے۔ سوینا نے جاتے ہی پوچھا۔ ''یہ وائلا کون تھی؟''

ان تینوں نے ایک دوسرے کو دیکھا جیسے سوینا سے اس سوال کی توقع نہ ہو پھر مارکس نے اعتراف کے انداز میں کہا۔ ''وائلا ...... ہمارے ساتھ ہوتی تھی۔''

''کس حیثیت سے؟''

نتاشا اٹھ کر اس کے پاس آئی۔ ''کیا بات ہے، تم پریشان ہو؟''

''کیا تم لوگ جانتے ہو کہ کیرن مر گئی ہے، وہ اوپر سے گری ہے۔''

''ہاں، جانتے ہیں۔'' ہیگل سکون سے بولا۔ ''لیکن وہ مر چکی ہے اور ہم اس کے لیے کچھ نہیں کر سکتے۔''

سوینا نے ان لوگوں کو دیکھا اور پلٹ کر وہاں سے نکل آئی۔ اس کے اندر کوئی کہہ رہا تھا کہ کچھ غلط ہے۔ اس کے ساتھ اور کچھ دوسرے لوگوں کے ساتھ ٹھیک نہیں ہو رہا ہے۔ مگر کیا غلط ہو رہا ہے، وہ اس بارے میں نہیں جانتی تھی۔ پولیس اور ایمبولینس آ گئی تھی۔ کیرن کی لاش اٹھانے سے پہلے اس کا جائزہ لیا گیا اور تصویریں اتاری گئیں۔ شام تک پولیس نے اسے خودکشی قرار دے دیا تھا کیونکہ کوئی ایسی شہادت نہیں ملی تھی جس سے پتا چلتا کہ کیرن کو اوپر سے دھکا دیا گیا ہے یا اسے زبردستی پھینکا گیا ہے۔ اوپر جانے والا دروازہ باہر سے بند تھا اور ایسا صرف کیرن کر سکتی تھی۔ اسی وجہ سے اسے خودکشی قرار دیا گیا۔ اگلے دن اس نے دو کلاسز لیں اور پھر ماریا کو تلاش کرنا شروع کر دیا۔ وہ ان دونوں کلاسوں میں نہیں تھی جبکہ وہ باقاعدگی سے کلاس لینے والی طالبہ تھی۔ وہ اسے لاؤنج میں ملی۔ وہ ایک طرف اکیلی بیٹھی تھی اور اس کے چہرے پر پریشان کن تاثرات تھے۔ سوینا اس کے سامنے جا بیٹھی۔ اس نے بلاتمہید کہا۔ ''یہ سب کیا ہے؟''

''کیا سب کیا ہے؟''

''تمہارا رویہ......'' سوینا کا لہجہ سرد ہو گیا۔ ''جب سے مارکس میری طرف آیا ہے، تب سے تم مجھ سے اکھڑی ہوئی ہو۔''

''یہ تمہارا خیال ہے۔'' ماریا طنزیہ انداز میں بولی۔

''اب بھی وقت ہے، آنکھیں کھولو۔''

''میری آنکھیں کھلی ہوئی ہیں۔''

''نہیں، کیا تم نے کیرن کے انجام......''

''ماریا۔'' مارکس کی آواز نے اسے چپ کرا دیا۔ وہ پاس کھڑا ماریا کو گھور رہا تھا۔ ''میرے ساتھ آؤ، مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔''

ماریا ایک جھٹکے سے اٹھی اور اس نے مارکس کے ساتھ جانے سے پہلے جھک کر دھیمی آواز میں سوینا سے کہا۔ ''جاگ جاؤ، اب بھی وقت ہے۔''

مارکس اسے ذرا دور ایک الگ جگہ لے گیا۔ وہ اتنی دور تھے کہ سوینا ان کی آواز سننے سے قاصر تھی مگر ان کا انداز بتا رہا تھا کہ ان میں شدید قسم کی بحث جاری ہے۔ دونوں کا انداز جارحانہ تھا۔ اچانک ماریا جانے لگی اور مارکس نے اسے روکنا چاہا تو وہ اس کے ہاتھ جھٹک کر چلی گئی۔ سوینا اب تک انہیں دیکھ رہی تھی۔ ماریا کے جانے کے بعد اس نے دیکھا کہ ماریا کی اورنج نوٹ بک وہیں رہ گئی تھی۔ مارکس اس کی طرف آ رہا تھا۔ اس کے آنے سے پہلے سوینا نے نوٹ بک اپنی کتابوں اور نوٹ بک کے درمیان میں کر لی کیونکہ سب جانتے تھے کہ اورنج نوٹ بک ماریا کی ہے۔ مارکس نے نزدیک آ کر معذرت کی۔ ''وہ ذہنی طور پر ڈسٹرب ہے۔''

''صرف مجھ سے۔'' سوینا نے تلخ لہجے میں کہا اور کھڑی ہوگئی۔

''میری بات سنو۔'' مارکس نے اسے روکنا چاہا۔

''اب اس موضوع پر میں کوئی بات نہیں سنوں گی۔''

ہاسٹل واپس آ کر اس نے بیگ رکھا اور ماریا کی نوٹ بک لے کر صوفے پر آ گئی۔ اس نے نوٹ بک کھولی تو پہلے صفحے نے اسے چونکا دیا۔ بہ ظاہر تو ماریا نے علامتوں کے ساتھ ساتھ لیکچر اتارے ہوئے تھے مگر غور سے پڑھنے پر وہ جادوگری کے سبق ثابت ہو رہے تھے۔ ان میں بتایا گیا تھا کہ ایک مر جانے والے کی روح اور شخصیت کو ایک زندہ انسان میں کیسے منتقل کیا جاتا ہے۔ یہ سراسر شیطانی فعل تھا اور شیطان کو خوش کرنے کے لیے کیا جاتا تھا۔ اس میں جنسیت، منشیات اور جادوگری کی مخصوص علامات کا استعمال کیا جاتا تھا۔ جادوگری کی علامات اس شخص کے جسم پر اور اس کی کھال پر کاٹ کر بنائی جاتی تھیں جس میں روح اور شخصیت منتقل کرنا ہوتی تھی۔ نوٹ بک میں یہ علامات بنی ہوئی تھیں۔ سوینا ان کا موازنہ اپنے جسم پر بنی علامتوں سے کرنے لگی تو وہ ہوبہو نوٹ بک کی علامتوں سے مل گئی تھیں۔ سوینا نے ان صفحات کی اپنے موبائل سے تصویریں لیں۔

منشیات کے لیے ایک مخصوص قدیم پودے کا استعمال کیا جاتا تھا۔ اس پودے کی تصویر بھی نوٹ بک میں اسکیچ کی گئی تھی۔ نوٹ بک کے مطابق اس پودے کی پتیوں اور باریک ڈنڈیوں کو گرم پانی میں ابال کر استعمال کیا جاتا ہے۔ کم مقدار میں یہ چائے زیادہ اثر نہیں کرتی ہے لیکن اگر مقدار بڑھا دی جائے تو یہ بہت تیز نشہ پیدا کرتی ہے۔ پودا بالکل ہیگل کے کمرے میں کھڑکی پر رکھے پودوں جیسا تھا۔ سوینا کو یاد آیا کہ ہیگل نے کلب میں اسے جو چائے دی تھی، اس کا رنگ اور ذائقہ دونوں بہت تیز تھے۔ اسے صبح سے پہلے ہوش نہیں آیا اور اسے قطعاً علم نہیں ہوا کہ بے ہوشی میں ہے۔ اس کا جسم جگہ جگہ سے گود دیا گیا تھا۔ اس نے اپنا سر تھام لیا۔ یہ سب کیا تھا؟ کیرن نے اسے درست خبردار کیا تھا اور اس کا انجام کیا ہوا؟ کیا اس کی موت خودکشی تھی یا پھر اسے قتل کیا گیا تھا؟ سوچتے ہوئے اس کا سر چکرانے لگا۔ اچانک اسے لگا کہ کوئی سایہ سا تیزی سے اس کے پاس سے گزرا ہے۔ وہ گھبرا کر اٹھی تو نزدیک ہی ماریا کھڑی تھی۔ اس نے نرمی سے اپنی نوٹ بک اس کے ہاتھ سے اچک لی۔

''یہ اچھا نہیں ہوا کہ تم نے سب دیکھ لیا ہے۔''

''یہ سب کیا ہے؟ مجھ پر کس کی شخصیت تھوپی جا رہی ہے؟''

ماریا نے کارنس پر رکھا فوٹو فریم اٹھایا اور اس کے سامنے کر دیا۔ ''ذرا غور سے دیکھو۔''

''یہ وائلا ہے۔''

ماریا نے اسے پکڑ کر آئینے کے سامنے کھڑا کر دیا۔

''اب اس سے اپنا موازنہ کرو۔''

سوینا نے دیکھا اور حیران رہ گئی۔ اس کی صورت وائلا سے بہت زیادہ مل رہی تھی۔ اس نے ماریا کی طرف پلٹ کر دیکھا۔ ''یہ کیا ہے؟''

مگر ماریا وہاں نہیں تھی۔ وہ جیسے آئی تھی، ویسے ہی جا چکی تھی۔ سوینا کو بالکل پتا نہیں چلا کہ وہ کب کمرے سے نکل گئی۔ سوینا کے چکر تیز ہو گئے تھے۔ اس نے جلدی سے اپنے پرس سے دوا نکال کر کھائی اور کچھ دیر بعد جب اس کی طبیعت سنبھلی تو اس نے اسکائپ پر رونیا سے رابطہ کیا۔ اس نے پہلی بار اسے مارکس، ہیگل، ماریا اور نتاشا کے بارے میں بتایا۔ اگرچہ اس نے یہ نہیں بتایا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا ہے مگر اس نے رونیا سے کہا کہ اس کے ساتھ کچھ غلط ہو رہا ہے۔ اسے نسوانی آوازیں سنائی دیتی ہیں اور بعض اوقات بہت عجیب واقعات ہوتے ہیں۔ سوینا کا خیال تھا کہ اس کی بہن پریشان ہو جائے گی مگر رونیا نے اس کی بات کا خاص اثر نہیں لیا۔ اس نے سوینا سے کہا۔ ''تم ڈاکٹر سے رابطہ کرو۔''

''یہ ڈاکٹر کا مسئلہ نہیں ہے۔'' اس نے احتجاج کیا۔

''تم جانتی ہو، یہ ڈاکٹر کا مسئلہ ہے۔ ماما پاپا کے بعد تمہارے ساتھ مسئلہ رہا ہے۔''

''ہاں مگر موجودہ حالات کا تعلق اس مسئلے سے نہیں ہے۔''

''ڈیئر۔'' رونیا نے نرمی سے کہا۔ ''تعلق ہے یا نہیں، اس کا فیصلہ تو ڈاکٹر ہی کرے گا۔''

''پلیز! میری بات سمجھنے کی کوشش کرو۔''

رونیا نے ان سنی کر کے کہنا چاہا۔ ”میں ڈاکٹر کو کال......“

سونتا نے غصے میں آکر لیپ ٹاپ بند کر دیا۔ رونیا نے اس کے موبائل پر کال کی مگر اس نے ریسیو نہیں کی۔ ان کے ماں باپ کی موت بہ ظاہر حادثہ تھی لیکن جس رات ان کے گھر آگ لگی، اس رات سونتا کے ماں باپ میں شدید لڑائی ہوئی تھی۔ ان کے زور زور سے بولنے کی آوازیں پورے گھر میں گونج رہی تھیں اور سونتا اپنے کمرے میں دبکی ہوئی یہ آوازیں سن رہی تھی۔ پھر اسے پتا نہیں چلا کہ کب وہ سو گئی اور اس کی آنکھ دم گھٹنے سے کھلی۔ کمرے میں دھواں بھر رہا تھا اور باہر فائر بریگیڈ کا سائرن گونج رہا تھا۔ اس نے کھڑکی کھولی اور مدد کے لیے چلانے لگی۔ اس پر ایک فائر فائٹر نے سیڑھی لگا کر اسے نیچے اتار لیا مگر اس دوران میں مکان پوری طرح آگ کی لپیٹ میں آچکا تھا۔ بعد میں پولیس نے امکان ظاہر کیا کہ آگ جان بوجھ کر لگائی گئی تھی۔ کیونکہ آگ گیس لیکیج کی وجہ سے لگی تھی اور اوون کے تمام گیس بٹن کھلے ہوئے تھے۔

سونتا بہت دن تک خوابوں میں چونکتی رہی اور جب اسے کوئی پریشانی ہوتی تو اسے چکر آنے لگتے تھے۔ اس وجہ سے اس کے اسکول کا ایک سال بھی ضائع ہو گیا، یا اور وہ اب تک دواؤں سے علاج کے مرحلے سے گزر رہی تھی۔ رونیا کا اشارہ اس کے اسی مسئلے کی طرف تھا۔ سونتا نے کھڑکی کھول کر دیکھا تو اسے مارکس اور نتاشا اپنے اپنے کمروں کی کھڑکی میں نظر آئے اور وہ اس کے کمرے کی طرف ہی دیکھ رہے تھے۔ اس نے جلدی سے پردے برابر کر دیے۔ اچانک والو سے تیز آواز کے ساتھ بھاپ نکلی اور چکنے وال پیپر پر پانی کی بوندیں نظر آنے لگیں۔ اگلی صبح اتوار تھا اور اسے سارے ہفتے کے کپڑے دھونے تھے۔ وہ تہ خانے میں لانڈری ایریا میں آئی اور واشنگ مشین میں کپڑے ڈال کر دھلنے کا انتظار کر رہی تھی کہ مارکس، ہیگل اور نتاشا وہاں آئے۔ ہیگل نے چائے کی ٹرے اٹھا رکھی تھی۔ اس نے ایک کپ سونتا کی طرف بڑھا دیا۔ ”یہ تمہارا ہے۔“

سونتا نے کپ لیا اور مشین کی طرف مڑی۔ ”اس میں کیا ہوتا ہے؟“

”اس میں چائے ہوتی ہے۔“ ہیگل نے مسخرے انداز میں کہا۔

”میرا مطلب ہے، تم اسے کس طریقے اور کسی چیز سے بناتے ہو؟“

مارکس آگے آیا۔ ”تم سوچو مت؟ پی لو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔“

سونتا جذباتی ہو گئی۔ ”یہ میرے لیے بہتر ہے؟ جب میں اسے پی کر جاگی تو میرے جسم پر ایسے نشانات تھے۔“ اس نے شرٹ ہٹا کر پیٹ پر بنا نشان دکھایا۔ ”ایسے ہی کئی نشانات میرے جسم کے دوسرے حصوں پر بھی ہیں۔“

مشین نے کپڑے دھل جانے کا بزر بجایا۔ سونتا نے اس کا خانہ کھول کر اس میں سے خشک ہو جانے والے کپڑے نکالے اور اپنی باسکٹ میں ڈال کر وہاں سے جانے لگی۔ مارکس اس کے سامنے آیا۔ ”سونتا! میری بات سنو۔ ہم تم سے محبت کرتے ہیں اور تمہاری فکر کرتے ہیں۔“

”تاکہ مجھ میں کسی کی روح اور شخصیت ڈالی جا سکے۔“ سونتا نے زہریلے لہجے میں کہا اور وہاں سے چلی آئی۔ مارکس اس کے پیچھے آیا۔

”سونتا! میری بات سنو۔“

”مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سننی۔“ وہ بولی اور کمرے میں داخل ہوئی۔ مارکس بھی اندر آ گیا۔

”دیکھو، تمہیں یہ سب ماریا نے بتایا ہے لیکن تم جانتی ہو اس نے ایسا کیوں کیا ہے؟“

”اس نے نہیں بتایا، میں نے اس کی نوٹ بک میں خود دیکھا ہے۔ جادوگری کے جو طریقے تم لوگ مجھ پر آزما رہے ہو مگر کس لیے۔“ اس نے کارنس سے وائلا کی تصویر اٹھائی۔ ”تاکہ اس کی روح اور شخصیت مجھ میں ڈال سکو۔“

”یہ سب بکواس ہے۔ ماریا کے ذہن کی اختراع ہے۔ وہ اصل میں تم سے جیلس ہے کیونکہ میں نے کبھی اس کی طرف توجہ نہیں دی۔“

خود سونتا نے بھی یہی بات محسوس کی تھی۔ مگر اس کی نوٹ بک اور سونتا کے جسم پر بننے والے نشانات میں مماثلت تھی۔ ”تم ان نشانات کے بارے میں کیا کہو گے؟“

”یہ قطعی اتفاق ہیں۔“ مارکس نے پرزور انداز میں کہا۔ ”مجھے یا کسی کو نہیں معلوم کہ یہ کیسے وجود میں آئے۔“

”اور وائلا؟“

”اس کی میرے نزدیک کوئی حیثیت نہیں ہے۔“ مارکس نے فوٹو فریم ایک طرف پھینک دیا۔

”جھوٹ۔“ سونتا کے کانوں میں وہی نسوانی آواز گونجی۔

”کیا ثبوت ہے تمہارے پاس؟“

”میرے پاس سوائے میرے جذبات کے اور کوئی ثبوت نہیں ہے۔“ مارکس نے جواب دیا۔

”تب میں سوچوں گی۔“ سونتا نے کہا اور دروازہ کھول دیا۔

”پلیز سونتا۔“ مارکس نے باہر جاتے ہوئے کہا۔

”بائے۔“ اس نے دروازہ بند کر دیا۔

☆☆☆

وہ پروفیسر گلوریا کے سامنے بیٹھی تھی۔ گلوریا ان صفحات کو دیکھ رہی تھی جو اس نے پرنٹ کیے تھے۔ یہ ماریا کی نوٹ بک کی تصاویر تھیں۔ سونتا کا خیال تھا کہ وہ ان میں دلچسپی لے گی مگر اس کے انداز میں کوئی دلچسپی نہیں تھی اور وہ یوں انہیں دیکھ رہی تھی جیسے اپنے کسی شاگرد کی ٹیسٹ شیٹ دیکھ رہی ہو۔ پھر اس نے پرنٹس سونتا کے سامنے ڈال دیے۔ ”اس میں کیا چیز ہے جو تم مجھے دکھانا چاہتی ہو؟“

”یہ جادوگری کے طریقے نہیں ہیں کیا؟“

”بالکل ہیں اور میں پچاس سال سے ان کے بارے میں پڑھا رہی ہوں۔“

”تو آپ انہیں حقیقت نہیں......“

پروفیسر نے اس کی بات کاٹ کر کہا۔ ”میں صرف ان کے سائنٹیفک پہلوؤں پر غور کرتی ہوں۔ میں نے کبھی ان کے قابل عمل ہونے یا نہ ہونے پر تحقیق نہیں کی ہے۔“

”یعنی روح یا شخصیت کی منتقلی کوئی حقیقی چیز نہیں ہے؟“

”میرے خیال میں نہیں ہے۔“

”مگر کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ ایسا ہو سکتا ہے۔“

اس نے شانے اچکائے۔ ”یہ ان کی سوچ ہے۔ میرے خیال میں اگر کبھی ایسا ممکن تھا بھی تو اب نہیں ہے۔“

اگرچہ پروفیسر گلوریا نے اس کے حق میں فیصلہ دیا تھا اور بلاواسطہ اسے اطمینان دلایا تھا کہ اس میں کسی کی روح یا شخصیت منتقل نہیں ہو گی لیکن نہ جانے کیوں وہ اندر سے مطمئن نہیں ہو... پا رہی تھی۔ واپسی میں اس نے ہاسٹل میں جانے کے لیے تہ خانے والا راستہ اختیار کیا۔ ایسا اس نے جان بوجھ کر نہیں کیا تھا لیکن جب وہ چونکی تو اس نے خود کو تہ خانے میں جانے والے دروازے کے سامنے پایا۔ وہ یہاں سے نہیں جانا چاہتی تھی لیکن اسے کسی نے دروازے کی طرف دھکیل دیا اور اس نے... بے اختیار پلٹ کر دیکھا مگر وہاں کوئی نہیں تھا جو اسے دھکا دیتا۔ شاید وہ خود ہی دروازے تک آئی تھی۔ اس نے ہچکچاتے ہوئے دروازہ کھولا اور اندر آ گئی۔ راہداری میں آتے ہی اسے یوں لگا جیسے اس کے آخری سرے پر کوئی سایہ تیزی سے گزرا ہو۔

وہ ڈر گئی اور اس نے واپس جانے کا سوچا مگر پھر رک گئی۔ اس نے خود سے کہا کہ اسے ڈرنے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ حوصلہ کر کے آگے بڑھی اور جیسے جیسے وہ بوائلرز والے حصے کے نزدیک جا رہی تھی، اس کے دل کی دھڑکن تیز ہوتی جا رہی تھی۔ یہیں کہیں وہ سرخ دروازہ تھا جہاں اسے آنے کی دعوت دی گئی تھی۔ بعد میں سونتا خود سے کہتی رہی تھی کہ سرخ دروازہ اس کا وہم تھا مگر اس کے ذہن میں یہ خیال موجود تھا کہ سرخ دروازہ سچ مچ موجود ہے۔ بوائلرز آج زیادہ ہی بھاپ چھوڑ رہے تھے اور ماحول دھند آلود تھا۔ وہ رک رک کر چل رہی تھی۔ ہر چند قدم کے بعد وہ جائزہ لیتی تھی کہ آس پاس سرخ دروازہ تو نہیں ہے۔ ایک بار اس نے جائزہ لے کر قدم آگے بڑھایا تھا کہ سامنے سرخ دروازہ پا کر ششدر رہ گئی۔ اسے یقین تھا کہ کچھ دیر پہلے یہ سرخ دروازہ نہیں تھا اور اب اچانک ہی وہ کسی آسیب کی طرح نمودار ہو گیا تھا۔ وہ ڈر کر پیچھے ہٹی۔

”اندر آؤ۔“ نسوانی آواز نے سرگوشی میں کہا۔

”نہیں۔“

”میں کب سے تمہاری منتظر ہوں۔“

”نہیں۔“ اس نے چلا کر کہا اور پلٹ کر بھاگنے لگی تھی کہ کسی سے ٹکرائی اور اس کے منہ سے پھر چیخ نکلی۔

”آرام سے...... آرام سے۔“ یونیفارم میں ملبوس بوائلر اٹینڈنٹ نے کہا۔ ”کیا ہوا ہے؟“

”وہ سرخ دروازہ۔“ سونتا نے ہانپتے ہوئے کہا اور پلٹ کر اشارہ کیا مگر وہاں اب سرخ دروازہ نہیں تھا بلکہ اس کی جگہ نیلے رنگ کا بڑا سا بوائلر تھا۔

”یہاں کوئی سرخ دروازہ نہیں ہے۔“

”ہے...... میں نے خود دیکھا ہے۔ کوئی مجھے اس کے اندر بلا رہا تھا۔“ سونتا نے کہا اور آگے بڑھ کر بوائلر کے پیچھے جھانکا مگر وہاں سپاٹ دیوار تھی۔ اٹینڈنٹ اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

”تمہاری طبیعت ٹھیک ہے؟“

”ہاں، میں ٹھیک ہوں۔“ سونتا نے کہا اور تیز قدموں سے اوپر جانے والے راستے کی طرف بڑھی۔ اس کا جسم کانپ رہا تھا اور سر چکرا رہا تھا۔ اسے نہیں معلوم کہ وہ کیسے اوپر اپنے کمرے تک پہنچی اور بستر پر گر کر بے خبر ہو گئی۔ اس کی آنکھ شدید سردی سے کھلی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر ہتھوڑی اٹھائی تھی کہ اسی لمحے وال کے نوزل سے بھاپ خارج ہونے لگی۔ سونتا کا سر چکرا رہا تھا اور اسے متلی جیسی کیفیت ہو رہی تھی۔ پھر یہ کیفیت اتنی بڑھی کہ اسے واش روم کی طرف بھاگنا پڑا اور واش بیسن پر جھکتے ہی اس کے منہ سے سیاہی مائل سیال کی بوچھاڑ ہوئی۔ اس سے بہت تیز بو اٹھ رہی تھی۔ اس کا دماغ خراب ہونے لگا۔ اس نے جھکتے ہوئے پھر الٹی

کی۔ تیسری بار الٹی کرنے کے بعد اس کے دل اور ذہن کا بوجھ ہلکا ہوتا ہوا محسوس ہوا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ اس نے کیا ایسی چیز کھائی تھی جو اتنی سیاہ اور بدبودار قے ہوئی تھی۔ اس نے صبح نارمل ناشتا کیا تھا اور دوپہر میں شیک لیا تھا۔ اس نے منہ دھویا اور کلی کر کے وہ باہر آئی۔ راستے میں اسے نتاشا اور بیگل ملے۔ بیگل نے کہا۔

"تم نے آنا چھوڑ دیا ہے۔"

"میں مصروف ہوں۔"

"لیکن چائے......"

"اب میں اس جیسی کوئی چیز نہیں پیوں گی۔" سونا نے اس کی بات کاٹ کر کہا اور تیز قدموں سے اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔ بیگل اور نتاشا نے معنی خیز نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ اس دوران میں مارکس وہاں آگیا۔

"کیا ہوا؟"

"اس نے چائے پینے سے انکار کر دیا ہے۔" نتاشا نے کہا۔

"مجھے شبہ ہے کہ اس نے قے میں سب نکال دیا ہے۔" بیگل نے کہا۔ "جب ہم اندر آئے تو قے کرنے کی آوازیں آرہی تھیں۔"

بیگل کی اس بات پر مارکس فکر مند ہوگیا۔ "یہ تو برا ہوا ہے۔ ساری محنت ضائع جائے گی۔"

"اسے بھی کیرن کی طرح......؟" بیگل نے کہنا چاہا۔

"نہیں۔" مارکس کا لہجہ سخت تھا۔ "کیرن کی بات اور تھی۔ ہمیں اپنی کوشش جاری رکھنی چاہیے۔ اسے کچھ دن کا وقفہ دو۔"

"اگر اس نے کسی سے کہہ دیا تو؟" نتاشا نے سوال کیا۔

"وہ کسی سے نہیں کہے گی۔" مارکس نے یقین سے کہا۔

"ماریا کا کیا کرنا ہے؟" بیگل نے موضوع بدل دیا۔ "اس کے تیور بدلے بدلے نظر آرہے ہیں۔"

"سونا کو بھی اسی نے برگشتہ کیا ہے۔" نتاشا بولی۔

"جب تم پہلے وائلا کی طرف بڑھے تھے، تب بھی وہ اسی طرح کی حرکتیں کر رہی تھی۔"

"وہ حماقت کر رہی ہے۔" مارکس کے لہجے میں غصہ تھا۔ "اس سے نمٹنا ہوگا لیکن پہلے سونا کی واپسی لازمی ہے۔ یہاں ہمارے پاس یہ آخری موقع ہے۔"

"اگر ہم ناکام رہے تو؟" بیگل نے پوچھا۔

"تو ہمیں یہاں سے جانا ہوگا۔" مارکس نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ "بار بار ایک ہی واقعہ ہو تو دوسروں کو شک ہو جائے گا۔"

وہ اپنے حصے کی طرف آئے تو ماریا اپنے کمرے سے نکل رہی تھی۔ ان کو دیکھ کر وہ ٹھٹکی۔ بیگل آگے آیا۔ "ہمیں تم سے بات کرنی ہے۔"

"میں کام سے جارہی ہوں۔"

"بات ابھی کرنی ہے۔" مارکس کا لہجہ سرد تھا۔ ماریا کچھ دیر اسے دیکھتی رہی پھر اس نے اثبات میں سر ہلایا۔ وہ سب بیگل کے کمرے میں آئے۔ کمرے میں آکر مارکس کا لہجہ بدل گیا۔ اس نے نرم لہجے میں کہا۔ "ماریا! تم جانتی ہو ہمارا مقصد بہت بڑا ہے اور ہم اس کے لیے ہر قربانی دینے کو تیار ہیں۔"

"تب اس کے لیے پہلے وائلا اور اب سونا کیوں ضروری ہے؟"

"کیونکہ ہمیں تجربہ کرنا ہے۔" مارکس کا لہجہ پھر سخت ہو گیا۔ "کیا تم میں سے کوئی خود کو اس کے لیے پیش کر سکتا ہے؟"

"میں تو پہلے ہی تمہارے ساتھ ہوں۔" نتاشا نے جلدی سے کہا۔

"میں بھی تمہارے ساتھ تھی جب تک تمہارے جذبات وائلا کے لیے بدلے نہیں تھے۔" ماریا بولی۔

"میرے جذبات نہیں بدلے۔" مارکس نے کہا لیکن اس بار اس کا لہجہ بدل گیا تھا۔ ماریا مسکرانے لگی۔

"اگر یہ بات ہے تو تم وائلا کو چھوڑ دو اور کیرن کا انتخاب کر لو۔"

"یہ ممکن نہیں ہے۔" مارکس بولا۔ "کیرن کی لاش دفنائی جاچکی ہے اور ہم اسے حاصل نہیں کر سکتے۔"

"ناممکن کچھ بھی نہیں ہے۔" ماریا کا انداز چیلنج دینے والا تھا۔ "تم ثابت کرو کہ تم وائلا کے لیے جذباتی نہیں ہو۔"

"ماریا......" بیگل نے کہنا چاہا لیکن مارکس نے اسے روک دیا۔

"مجھے ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے، تم یہ بتاؤ کہ تم ہمارے ساتھ ہو یا نہیں؟"

ماریا کچھ دیر اسے دیکھتی رہی پھر اس نے سر ہلایا۔ "او کے میں تمہارے ساتھ ہوں۔ اگر تم سچ مچ پروجیکٹ کے ساتھ ہو۔"

وہ کہتے ہی پلٹ کر کمرے سے نکل گئی۔ بیگل نے کہا۔ "یہ نہیں مانے گی۔"

"یہ احمق ہے۔" نتاشا بھی بولی۔

"وہ سمجھ نہیں رہی ہے۔" مارکس نے گہری سانس لی۔ "جب وائلا واپس آئے گی تو وہ ہماری معمول نہیں ہوگی۔ وہ ہماری ماسٹر ہوگی کیونکہ اس کے پاس دو انسانوں اور دو روحوں کی طاقت ہوگی۔"

"اس پر نظر رکھنا ہوگی۔" بیگل نے کہا۔

"میں سونا پر نظر رکھوں گی۔" نتاشا نے اپنی خدمات پیش کیں۔

وہ بات کرتے ہوئے یوں سنجیدہ تھے جیسے انہیں ان باتوں پر پورا یقین ہو۔ مارکس نے سر ہلایا اور وہ بھی چلا گیا۔

☆☆☆

سونا لیپ ٹاپ پر سرچ کر رہی تھی اور جلد اس نے اپنے مطلب کی چیز نکال لی۔ اس نے موبائل سے نمبر ملایا اور بولی۔ "ڈاکٹر شی ہانہ۔"

"بات کر رہا ہوں۔"

"میں آپ سے ملنا چاہتی ہوں۔"

"کس سلسلے میں؟"

"آپ جس علم کے ماہر ہیں اس سلسلے میں۔"

"ٹھیک ہے، آج شام پانچ بجے میرے آفس آجانا...... ایڈریس میرے پاس ہے۔" سونا نے کہا اور کال کاٹ دی۔ یونیورسٹی سے نکل کر وہ بس اسٹاپ تک آئی اور بس نے اسے نصف گھنٹے بعد بالٹی مور اسکوائر کے پاس اتار دیا۔ ڈاکٹر شی ہانہ کا دفتر یہیں تھا۔ وہ جاپانی نژاد امریکی تھا مگر یہیں پیدا ہو کر یہیں پلا بڑھا تھا۔ اس کی ماں نے اسے امریکی... نظر بندی کیمپ میں جنم دیا تھا جہاں دوسری جنگ عظیم کے دوران جاپان سے تعلق رکھنے والے تمام ہی امریکیوں کو قید رکھا گیا تھا۔ امریکا کے نزدیک ان کی حب الوطنی مشکوک تھی۔ سوائے نقوش کو چھوڑ کر ڈاکٹر شی ہانہ ہر لحاظ سے امریکی تھا۔ اس کا دفتر سادہ تھا اور سونا کی توقع کے خلاف وہاں ایسی کوئی چیز نہیں تھی جو روشنی ڈالتی کہ اسے روحوں اور حاضرات کے علم پر اتھارٹی ہے۔ اس نے گرم جوشی سے سونا کا استقبال کیا اور اس کے بات شروع کرنے سے پہلے سوال کیا۔

"تمہارے ساتھ نفسیاتی مسئلہ رہا ہے؟"

"اس کا اس مسئلے سے تعلق نہیں ہے۔" سونا تیز لہجے میں بولی۔

"اس کا مطلب ہے رہا ہے۔ اوکے آگے بات کرو۔ میں صرف تصدیق چاہ رہا تھا۔"

سونا کو غصہ آنے لگا۔ "اب تم میری بات پر اعتبار نہیں کرو گے۔"

"اس کے برعکس اب میں تمہاری بات پر زیادہ اعتبار کروں گا۔" وہ بولا۔ "اس سلسلے میں نشانہ وہی بنتے ہیں جن کے ساتھ کوئی نفسیاتی مسئلہ ہوتا ہے۔ اسے ایسا ہی سمجھ لو کہ کمزور قوتِ مدافعت والے وائرس کا آسان شکار ہوتے ہیں۔"

سونا کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا۔ اس نے کہا۔ "بات کرنے سے پہلے میں تمہیں کچھ دکھانا چاہتی ہوں۔"

اس نے شرٹ اوپر کر کے اپنے پیٹ کا نشان دکھایا جس کا زخم بھر گیا تھا مگر نشان باقی تھا۔ ڈاکٹر شی ہانہ نے دلچسپی سے دیکھا اور زیرِ لب بولا۔ "ابلیس کا نشان۔"

"صرف یہی نہیں، میرے جسم پر اور نشانات بھی ہیں۔"

"وہ بھی دکھاؤ۔"

کسی قدر ہچکچاہٹ کے ساتھ سونا نے اسے اپنی رانوں پر بنے نشانات بھی دکھائے۔ ڈاکٹر شی ہانہ اب سنجیدہ ہو رہا تھا۔ اس نے کہا۔ "تمہارے جسم پر یہ نشان کس نے بنائے؟"

سونا نے اسے تفصیل سے بتایا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا اور یہ نشان کیسے بنے۔ وہ غور سے سن رہا تھا اور اپنے پیڈ پر نوٹس بھی لے رہا تھا۔ اس کے فراخ ماتھے کی شکنوں میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ جب سونا نے بات ختم کی تو اس نے کہا۔ "بات بہت آگے جا چکی ہے۔"

"کیا مطلب؟"

"تم بیک وقت دو قوتوں کے زیرِ اثر آچکی ہو۔ ایک جادو جو یہ کر رہے ہیں اور دوسری قوت ان کے مخالف ہے۔"

"دوسری قوت کون سی؟"

"جو آواز کی صورت میں تم سے رابطہ کرتی ہے۔"

سونا چونکی۔ "وہ ان کی مخالف کیوں ہے؟"

"یہ میں نہیں جانتا لیکن مجھے لگ رہا ہے، ایسا ہی ہے۔ اچھا یہ بتاؤ کہ تمہاری طبیعت خراب ہوئی تھی؟"

سونا نے اسے قے کے بارے میں نہیں بتایا تھا۔ اس نے بتایا کہ اس کی قے میں سیاہ بدبودار پانی نکلا تھا۔ ڈاکٹر شی ہانہ مطمئن نظر آنے لگا۔ "یہ اچھا ہوا۔ یوں سمجھ لو کہ جادو کے زیادہ اثرات تمہارے جسم سے نکل گئے ہیں۔"

"اور باقی؟"

"اس کے لیے تمہیں مخالف قوت سے رابطہ کرنا پڑے گا۔"

"وہ کیسے؟"

"میں نے کہا نا میں اس بارے میں نہیں جانتا مگر تمہیں ایسا ہی کرنا ہوگا۔"

"پلیز! کیا تم اس مسئلے سے نکلنے میں میری کوئی مدد نہیں کر سکتے؟"

"میں اس سے زیادہ تمہاری مدد نہیں کر سکتا۔ میں ان چیزوں کا ماہر ہوں لیکن عملیات میں صفر ہوں۔" ڈاکٹر شی ہانہ نے معذرت کی۔ اس نے کاغذ پر جو نوٹس اتارے تھے، انہیں پھاڑ کر نزدیک رکھے ڈسٹ بن میں ڈال دیا۔ "اصل میں، میں اس چیز کو درست سمجھتا ہی نہیں ہوں۔ میرے خیال میں شیطان انسان کی کمزوریوں کی وجہ سے اس پر حاوی ہوتا ہے اگر انسان اپنی کمزوریاں دور کر لے تو شیطان یا اس کے چیلے انسان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔"

سونا ڈاکٹر شی ہانہ کے دفتر سے نکلی تو خوش بھی تھی اور فکر مند بھی۔ ڈاکٹر نے اسے امید دلائی تھی مگر وہ اس کی عملی مدد کے لیے تیار نہیں تھا۔ مخالف قوت سے رابطہ کرنے کا مشورہ اس کے لیے ایک اور مشکل کام تھا۔ وہ ابھی ایک چکر سے نہیں نکلی تھی اور دوسرے چکر میں پڑ جاتی۔ سوال یہ تھا کہ مخالف قوت کو اس سے کیا دلچسپی ہو سکتی تھی اور وہ کیوں اسے اپنے پاس بلا رہی تھی؟ سرخ دروازہ صرف اسے دکھائی دیتا تھا اور بوائلر اٹینڈنٹ کا کہنا تھا کہ وہاں کوئی سرخ دروازہ نہیں تھا۔ سونا کو... کو خانے میں جانے کے خیال سے خوف آرہا تھا چہ جائیکہ وہ وہاں جاتی اور سرخ دروازے میں جانے کی کوشش کرتی۔ اب وہ سمجھ گئی تھی کہ مخالف قوت سے کیسے رابطہ کیا جا سکتا تھا۔ وہ ہاسٹل پہنچی تو شام ہو گئی تھی اور بہت تیز سرد ہوا چل رہی تھی۔ وہ گیٹ سے اندر آکر داخلی دروازے کی طرف بڑھی تھی کہ ایک طرف تاریکی سے ایک سایہ جدا ہو کر اس کی طرف آیا۔ اس سے پہلے کہ وہ ڈر کر چیخ مارتی مارکس سامنے آگیا۔

"یہ میں ہوں۔"

"تم نے تو مجھے ڈرا دیا۔" سونا نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھا۔

"سوری، تم کہاں سے آرہی ہو؟"

"ایک کام سے گئی تھی۔" وہ آگے بڑھی۔

"میں اس دن کی بات پر سوری کرنے آیا ہوں۔"

"کس بات پر؟"

"وہی جو ماریا نے تمہارے ساتھ کیا۔"

"تو سوری اسے کرنی چاہیے، تم کیوں کر رہے ہو اور وہ تو ذرا بھی شرمندہ نہیں تھی۔"

"وہ پچھتائے گی۔ اس نے تمہارے اور میرے درمیان دیوار کھڑی کرنے کی کوشش کی ہے۔"

"اس نے سب جھوٹ نہیں کہا ہے۔" سونا سیڑھیاں چڑھنے لگی۔ "کچھ سچ میرے جسم پر ہے اور وہ شاید ہمیشہ رہے گا۔"

"سونا پلیز! سمجھنے کی کوشش کرو۔ ہم تمہارے دشمن نہیں ہیں اور میں تم سے محبت کرتا ہوں۔"

سونا جھٹکے سے رکی۔ "تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو سچ سچ بتاؤ یہ سب کیا ہے؟ اگر مجھے تمہارے کہے پر اعتبار آگیا تو تمہاری محبت پر بھی اعتبار آجائے گا۔"

مارکس خاموش رہا۔ اس کا سر جھک گیا تھا..... سونا ..... طنزیہ انداز میں ہنسی۔ "پہلے اپنے اندر سچ بولنے کی ہمت پیدا کر لو پھر میرے پاس آنا۔"

وہ سیڑھیاں چڑھنے لگی تو مارکس نے اسے عقب سے پکارا اور وہ ان سنی کر کے اپنے کمرے میں آگئی۔ حسبِ معمول کمرا یخ ہو رہا تھا۔ سونا نے غصے سے وال پر ہتھوڑی زیادہ ہی قوت سے ماردی اور نوزل سے بھاپ کا فوارہ خارج ہوا۔ اس کی گرمائش نے لمحوں میں کمرے کو گرم کر دیا اور سونا کو عجلت میں اپنے گرم کپڑے اتارنے پڑے۔ کچھ دیر بعد بھاپ نکلنا بند ہوئی تو درجۂ حرارت کم ہونے لگا۔ سرد دیواروں پر بھاپ پانی کی صورت اختیار کر رہی تھی اور یہ پانی بہتا ہوا لکیروں کی صورت میں نیچے آرہا تھا۔ وال پیپر کی لکیریں اس سے مل رہی تھیں۔ سونا کو ان لکیروں کی بدصورتی پر غصہ آنے لگا۔ اس نے فیصلہ کیا کہ وہ کل ہی یونیورسٹی انتظامیہ سے دوسرے کمرے کی درخواست کرے گی جہاں ڈھنگ کا وال پیپر لگا ہو اور گرمائش کے لیے بار بار ہتھوڑی نہ اٹھانی پڑتی ہو۔

اکثر رات میں بھاپ نکلنا بند ہو جاتی تھی اور کمرا یخ ہو جاتا۔ اسے نیند سے اٹھ کر ہتھوڑی مارنا پڑتی تھی۔ اس نے رات کا کھانا نہیں کھایا تھا اور میس جاتے ہوئے اسے خوف آرہا تھا کہ باہر نکلتے ہی ان لوگوں سے سامنا نہ ہو جائے۔ اسے لگ رہا تھا کہ اب ہمہ وقت اس کی نگرانی ہوتی تھی کیونکہ وہ جب کہیں جاتی یا کہیں سے آتی تو اسے ان تینوں میں سے کوئی نہ کوئی ملتا تھا۔ البتہ ماریا اسے کئی دن سے نظر نہیں آئی تھی۔ وہ اس سے ملنے کا سوچ رہی تھی مگر یہاں ہاسٹل میں نہیں۔ اگلے دن وہ اسے یونیورسٹی میں دیکھتی رہی مگر وہ اسے نہ کلاس میں نظر آئی اور نہ لائبریری میں اور نہ ہی کسی لاؤنج میں۔ البتہ باقی سب موجود تھے۔ میس میں وہ تینوں ایک ہی ٹیبل پر بیٹھے تھے اور سونا نے ان سے ذرا فاصلے پر ایک خالی میز پر اپنی ٹرے رکھی تھی۔ مارکس اٹھ کر اس کے پاس آیا۔

"کیا اب تم ہمارے ساتھ بیٹھو گی بھی نہیں؟"

"میں اس وقت بات کرنے کے موڈ میں نہیں ہوں۔"

"اتنا آگے آکر تم پیچھے ہو رہی ہو۔"

"شاید اسی میں بہتری ہے۔" سونا نے کہا اور اپنی ٹرے اٹھا کر ایک بڑی میز کی طرف بڑھ گئی جس پر زیادہ لڑکیاں اور لڑکے بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ اجازت لے کر ان کے ساتھ بیٹھ گئی۔ مارکس اسے تشویشناک نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ وہ واپس آیا تو بیگل نے کہا۔

"یہ ہم سے دور ہو چکی ہے۔"

"ہمیں اب دوسرا طریقہ اختیار کرنا پڑے گا۔"

مارکس نے سر ہلایا۔

''ورنہ نئے سرے سے سب کرنا ہوگا اور اس کے لیے کوئی دوسری لڑکی بھی تلاش کرنی ہوگی۔'' نتاشا بولی تو مارکس نے کہا۔

''یہ ممکن نہیں ہے۔ اتنے زیادہ میچ کے ساتھ سونا ہی ملی ہے ورنہ دوسری وائلا سے میچ نہیں کر رہی تھیں۔''

بیگل نے معنی خیز انداز میں کہا۔ ''اب راست اقدام کرنا پڑے گا۔''

☆☆☆

سونا سو رہی تھی۔ اس کی نیند اچانک ہی ٹوٹ گئی۔ اس کی سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کیوں جاگ گئی ہے۔ پھر اس کی نظر تیزی سے خارج ہوتی بھاپ پر گئی۔ اس کی آنکھ بھاپ نکلنے کی آواز سے کھلی تھی۔ بھاپ نکل کر وال پیپرز پر پانی کی صورت میں جمع ہو رہی تھی اور یہ پانی لکیروں کی صورت میں بہہ کر نیچے تک آ رہا تھا۔ سونا دیکھ رہی تھی۔ اس کی نظر اپنے بیڈ کے سرہانے ایک جگہ وال پیپر پر گئی۔ یہاں سے وال پیپر کا ٹکڑا سا نکل گیا تھا اور نیچے دیوار جھانک رہی تھی۔ لیکن نہیں صرف دیوار نہیں تھی بلکہ دیوار پر کچھ اور بھی تھا۔ سونا نے نزدیک آ کر دیکھا تو اسے یوں لگا جیسے دیوار پر کچھ لکھا ہوا ہے۔ اس نے ہچکچاتے ہوئے وہاں سے وال پیپر پھاڑا تو نیچے سیاہ اور موٹے رنگ سے بنی ہوئی ایک لکیر سی سامنے آئی۔ اس نے مزید وال پیپر پھاڑا تو لکیر نمایاں ہوگئی۔

سونا ساکت رہ گئی کیونکہ یہ ویسی ہی علامت تھی جیسی اس نے ماریا کی نوٹ بک میں دیکھی تھی۔ پھر وہ حرکت میں آئی اور پاگلوں کی طرح نوچ نوچ کر وال پیپر اتارنے لگی۔ جہاں جہاں سے وال پیپر اتر رہا تھا، وہاں دیوار پر بنی علامتیں نمایاں ہو رہی تھیں۔ یہ علامتیں صرف اس کے بیڈ کے سرہانے والی دیوار پر نہیں تھیں بلکہ دیوار پر چھت تک جہاں جہاں وال پیپر لگا ہوا تھا اس کے نیچے دیوار پر یہ علامتیں اور قدیم طرزِ تحریر میں کچھ لکھا ہوا تھا۔ کمرے میں چاروں طرف یہی سب تھا اور وہ ان میں گھری ہوئی تھی۔ سونا کا سر چکرانے لگا۔ اس نے سر تھام لیا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہ سب کیا گورکھ دھندا ہے۔ ان لوگوں نے کیوں یہ علامتیں یہاں بنائی ہیں؟ اس کی نظر وائلا کی تصویر پر گئی۔ اس سے پہلے وائلا یہاں رہتی تھی تو کیا یہ علامتیں اصل میں اس کے لیے بنائی گئی تھیں اور اب وہ ان کا شکار تھی؟ وائلا کے ساتھ کیا ہوا؟ وہ کہاں چلی گئی اور اب یہ اس کے پیچھے کیوں پڑ گئے تھے؟ وہ کیا کرے؟ کیسے خود کو بچائے؟ کوئی اس کی بات کا یقین کرنے کو تیار نہ ہوتا۔ سب اسے ذہنی مریضہ سمجھ کر نظر انداز کر دیتے۔ اچانک وہی نسوانی آواز آئی۔

''یہاں سے چلی جاؤ یا میرے پاس آجاؤ۔''

''تم کون ہو؟'' سونا نے وحشت زدہ لہجے میں کہا۔ ''تم کیوں میرے پیچھے پڑ گئی ہو؟''

''میں تمہیں بچانا چاہتی ہوں۔''

''مجھے تمہاری ضرورت نہیں ہے۔''

''جلد یا بدیر تمہیں میرے پاس آنا ہوگا۔''

''میں نہیں آؤں گی۔'' سونا نے چلا کر کہا۔ ''سنا تم نے...... میں نہیں آؤں گی۔''

☆☆☆

سونا بہت احتیاط سے اور بنا آہٹ کے سیڑھیاں اتر رہی تھی۔ آواز سے بچنے کے لیے اس نے اپنا سوٹ کیس اٹھا رکھا تھا۔ اگرچہ یہ خاصا وزنی تھا۔ وہ سنبھل کر آخری فلور تک آئی۔ ابھی صبح ہونے میں کچھ وقت تھا اور ہاسٹل کی عمارت میں مکمل خاموشی تھی۔ آخری سیڑھی سے نیچے آ کر اس نے اطمینان کا سانس لیا اور پھر سوٹ کیس کو زمین پر رکھ کر آگے جانے والی تھی کہ عقب سے بیگل کی آواز آئی۔ ''سونا! کہاں جا رہی ہو؟''

وہ اچھل پڑی اور اس نے مڑ کر دیکھا تو بیگل اور نتاشا ساتھ ساتھ کھڑے تھے۔ وہ کب اس کے پیچھے آئے، اسے قطعی علم نہیں ہوا۔ ان کے چہروں پر عجیب سے تاثرات تھے۔ سونا نے خود پر قابو پاتے ہوئے کہا۔ ''وہ...... میں یونیورسٹی جا رہی تھی۔''

''اپنے سامان سمیت؟'' بیگل نے نیچے آتے ہوئے کہا۔ نتاشا اس کے پیچھے تھی۔

''ہاں، وہ میری بہن کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ میں چند دن کے لیے جا رہی ہوں۔'' سونا کہتے ہوئے دروازے کی طرف مڑی تو اس نے وہاں سے مارکس کو آتے دیکھا۔ وہ گھر گئی تھی۔ مارکس کے تاثرات بھی ویسے ہی تھے اور اسے ان تینوں سے یکساں خوف آ رہا تھا۔ مارکس نے کہا۔

''سونا! تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے، اوپر چلو۔''

''میں نہیں جاؤں گی۔'' اس نے تند لہجے میں کہا۔

''اگر تم نہیں جاؤ گی تو ہم تمہیں لے جائیں گے۔'' بیگل کے لہجے میں واضح دھمکی تھی۔ سونا نے محسوس کیا کہ وہ سنجیدہ تھے اور اس کی فرار کی راہ مسدود ہو گئی تھی لیکن اس موقع پر اس نے وہ کیا جس کی وہ لوگ توقع نہیں کر رہے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ وہ باہر جانے کی کوشش کرے گی لیکن اس نے اچانک اپنا سوٹ کیس بیگل پر دھکیلا اور سیڑھیوں کی طرف بھاگی۔ جب تک وہ تینوں سنبھلتے، وہ ایک فلور اوپر جا چکی تھی۔ پھر وہ اس کے پیچھے لپکے۔ سونا تیزی سے سیڑھیاں چڑھتی ہوئی آخری فلور تک پہنچی۔ یہاں بیشتر کمرے خالی تھے اور اسے کہیں پناہ نہ ملتی۔ اب اس کے پاس چھت پر جانے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں تھا۔ نیچے سے آتی آوازیں بتا رہی تھیں کہ وہ اس کے پیچھے آ رہے تھے۔ وہ دروازہ کھول کر باہر نکلی تو نہایت یخ بستہ ہوا چل رہی تھی اور برف کے روئی جیسے گالے اڑ رہے تھے۔ یہ چھترے کی طرح چہرے اور جسم کے کھلے حصوں پر لگ رہے ہیں۔ وہ خوف سے پہلے ہی کانپ رہی تھی۔ اب سردی سے لرزا ٹھی۔

اس نے ہراساں نظروں سے چاروں طرف دیکھا۔ یہاں سے کہاں جاتی؟ آسمان پر دن کی روشنی نمودار ہو رہی تھی مگر گہرے بادلوں کی وجہ سے یہ بہت نمایاں نہیں تھی۔ اچانک اسے ہنگامی حالات کی سیڑھیوں کا خیال آیا۔ وہ بھاگتی ہوئی اس طرف آئی جہاں یہ سیڑھیاں تھیں مگر سیڑھیاں پانچویں فلور سے شروع ہو رہی تھیں اور وہ ایک منزل نیچے تھیں۔ فاصلہ دس فٹ سے زیادہ کا تھا اور دھات کی بنی سیڑھی زیادہ چوڑی نہیں تھی۔ گرتے ہوئے اس کا توازن برقرار نہ رہتا تو وہ زمین پر بھی گر سکتی تھی اور اس کے بعد اس کا وہی حشر ہوتا جو کیرن کا ہوا تھا۔ وہ ابھی سوچ رہی تھی کہ کیا کرے کہ چھت کا دروازہ دھماکے سے کھلا اور وہ تینوں باہر آئے۔ اسے چھت کے کنارے کھڑے پا کر مارکس اس کی طرف لپکا۔ اسے آتے دیکھ کر سونا بے ساختہ نیچے کود گئی۔ گرتے ہوئے اس کے پاؤں لوہے کی سیڑھی سے ٹکرائے اور وہ لڑکھڑا کر مزید نیچے گئی۔ گرتے ہوئے اسے چوٹیں لگی تھیں مگر یہ ایسی نہیں تھیں کہ وہ حرکت کے قابل نہ رہتی۔ جہاں سیڑھی مڑ رہی تھی، وہ وہاں رک گئی اور اس نے پلٹ کر اوپر دیکھا جہاں وہ تینوں جھانک رہے تھے۔ مارکس نے پہلے چھلانگ لگانے کا ارادہ کیا مگر پھر شاید اس کی ہمت جواب دے گئی۔ اس نے دانت پیس کر گالی دی اور اپنے ساتھیوں سے کہا۔ ''چلو سیڑھیوں سے نیچے۔''

وہ تینوں غائب ہو گئے اور سونا فوری حرکت میں آئی۔ وہ اٹھی اور تیزی سے سیڑھیاں اترنے لگی۔ جلدی کے چکر میں وہ کئی بار لڑکھڑا کر گرتے گرتے بچی تھی۔ مگر کسی نہ کسی طرح وہ نیچے پہنچ گئی۔ یہ چھوٹی گلی تھی جو دائیں طرف سڑک پر نکلتی تھی اور اسی گلی میں تہ خانے والا راستہ بھی نکلتا تھا۔ نیچے آ کر سونا نے چند لمحے رک کر سانس درست کی اور پھر سڑک کی طرف بڑھی لیکن جیسے ہی اس نے گلی سے جھانک کر دیکھا، اسے وہ تینوں گیٹ سے نکلتے دکھائی دیے۔ اس کے پاس موقع نہیں تھا۔ وہ پلٹی اور بھاگتی ہوئی تہ خانے کے دروازے تک آئی اور بلاتکلف اندر گھس گئی۔ اندر اس کی چھوٹی سی چٹخنی تھی۔ اس نے وہ چڑھا دی اور راہداری میں آئی۔ فوراً ہی عقب سے دروازے کو دھکیلا جانے لگا اور سونا جانتی تھی کہ یہ معمولی سی چٹخنی زیادہ دیر انہیں نہیں روک سکے گی۔

وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگی۔ ایک خطرہ یہ بھی تھا کہ وہ پلٹ کر سامنے والے راستے سے تہ خانے میں نہ آجائیں۔ وہ اندر ہی محصور ہو کر رہ جاتی اور اس سے پہلے اس کا یہاں سے نکل جانا ضروری تھا کیونکہ اس وقت یہاں کوئی نہیں تھا جو اس کی مدد کرتا۔ مگر جب بوائلرز والا حصہ آیا تو اس کے قدم لڑکھڑانے لگے۔ اس پر سرخ دروازے کا خوف حاوی ہونے لگا۔ وہ دھند کے پاس آ کر رکی۔ وہ ہمت جمع کر رہی تھی کہ اس میں داخل ہو سکے۔ اچانک عقب سے دھماکے کی آواز آئی۔ مارکس اور دوسرے کنڈی توڑ کر اندر داخل ہو گئے تھے۔ سونا بے اختیار دھند میں داخل ہو گئی۔ اس وقت دھند اتنی زیادہ تھی کہ ایک فٹ کے فاصلے پر بھی کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ بوائلرز سے رہ رہ کر آواز کے ساتھ بھاپ خارج ہو رہی تھی۔ عقب سے مارکس اسے آوازیں دے رہا تھا۔ وہ کہہ رہا تھا کہ وہ خود شرافت سے ان کے پاس آجائے کیونکہ وہ ان سے بچ کر نہیں جا سکتی تھی۔

''میرے پاس آؤ۔'' سونا کے کانوں میں نسوانی سرگوشی گونجی۔

''نہیں۔'' وہ آگے بڑھتے ہوئے بولی۔

''اگر تم بچنا چاہتی ہو تو میرے پاس آجاؤ۔''

''پلیز نہیں۔'' اس نے سسکی لی۔

''تمہارے پاس آخری موقع ہے۔''

''خدا کے لیے تم سب میرا پیچھا چھوڑ دو۔'' وہ بولی۔ اس دوران میں وہ اندھا دھند آگے بڑھ رہی تھی اور اس کی قسمت تھی کہ وہ ابھی تک کسی چیز سے ٹکرائی نہیں تھی۔

''میرے پاس آجاؤ، تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔''

''تم مجھ سے کیا چاہتی ہو؟''

آواز کچھ دیر کے لیے خاموش ہوئی پھر اس نے کہا۔ ''تم مجھے آزاد کرا سکتی ہو۔''

''کیسے؟''

''میرے پاس آؤ۔''

اچانک ہی سونا نے خود کو سرخ دروازے کے سامنے پایا۔ یہاں دھند صرف اس حد تک کم تھی کہ اسے دروازہ نظر آجائے ورنہ

چاروں طرف بہت گہری دھند تھی۔ سوہنا نے پلٹ کر دیکھا۔ اسے کوئی نظر نہیں آیا مگر سرگوشی نے کہا۔ ”وہ نزدیک ہیں۔“

سوہنا نے ہچکچاتے ہوئے ہاتھ بڑھایا اور ہینڈل تھام لیا۔ اس نے آہستہ سے اس کا لٹو گھمایا اور دروازہ کھلتا چلا گیا۔ وہ اندر نہیں جانا چاہتی تھی لیکن جیسے کسی قوت نے اسے اندر کھینچ لیا۔ اس کے اندر آتے ہی دروازہ خود بہ خود بند ہو گیا یہ ایک کمرا تھا۔ تقریباً بارہ بائی بارہ کے اس کمرے میں دیوار پر سرخ رنگ تھا اور اس پر سیاہ رنگ سے وہی علامتیں بنائی گئی تھیں۔ چھت پر پیلا بلب روشن تھا مگر دیواروں کی سرخی میں اس کی روشنی بھی سرخ لگ رہی تھی۔ کمرے کے وسط میں فرش پر لکڑی کا تابوت پڑا تھا۔ اس کے اوپری حصے پر وہ تمام علامتیں اور نشانات بنے ہوئے تھے جو سوہنا اب تک دیکھتی آئی تھی۔ تابوت دیکھتے ہی اس پر دہشت طاری ہو گئی اور وہ واپس جانے کے ارادے سے پلٹی اور دنگ رہ گئی کیونکہ عقب میں اب سرخ دروازے کی جگہ سپاٹ دیوار تھی۔ اس نے بے ساختہ دیوار کو ٹٹولا اور یوں اسے چیک کرنے لگی جیسے دروازہ اس میں کہیں چھپ گیا تھا۔ وہ خود سے کہہ رہی تھی۔ ”ایسا کیسے ہو سکتا ہے...... دروازہ یہیں تو تھا...... وہ کہاں جا سکتا ہے؟“

”وہ دروازہ صرف تمہارے لیے تھا۔“ نسوانی سرگوشی نے کہا۔ ”وہ اب نہیں ہے۔“

”تو اب میں باہر کیسے جاؤں گی؟“

”دوسرے دروازے سے۔“

”وہ کہاں ہے؟“

”تابوت کھولو۔“ آواز نے کہا۔

”نہیں۔“ وہ سہم گئی۔ ”اس میں کیا ہے؟“

”تمہاری اور میری نجات ہے۔“ سرگوشی نے کہا۔ ”وہ یہاں بھی آنے والے ہیں۔“

”کیسے؟“

”دوسرے راستے سے...... وہ اس سے واقف ہیں اور کوئی نہیں جانتا۔“

سوہنا نے چاروں طرف دیکھا۔ ”وہ یہاں آنے والے ہیں تو میں کیسے اِن سے بچوں گی؟“

”تابوت کھولو۔“

”نہیں۔“ اس نے انکار کیا تو کسی نے اسے عقب سے دھکا دیا اور وہ بے ساختہ لڑکھڑاتی ہوئی تابوت تک آئی اور اس سے ٹکرائی تو اس کا اوپری تختہ سرک گیا۔ اندر سے بدبو کا جھونکا آیا اور اس کے ساتھ ہی سوہنا کو چکر سا آ گیا۔ اسے لگا جیسے تابوت سے کوئی سایہ سا نکلا ہو اور پھر غائب ہو گیا۔ پھر سرگوشی نے کہا۔

”تمہارا شکریہ...... اب میں آزاد ہوں۔“

”تم آزاد ہو لیکن میرا کیا ہوگا؟“ سوہنا تابوت میں دیکھنے سے گریز کر رہی تھی لیکن اسے معلوم تھا کہ اس میں کیا ہے۔

”تم بچ جاؤ گی۔“

”کیسے؟“

”تابوت میں چلی جاؤ۔“

وہ اس خیال سے لرز اٹھی تھی۔ ”نہیں۔“

”تم اسی طرح بچ سکتی ہو۔“ سرگوشی نے کہا۔ ”تمہارے پاس وقت نہیں ہے، وہ آنے والے ہیں۔“

اسی لمحے ایک طرف دیوار پر جیسے کسی نے ضرب لگائی۔ سوہنا ہراساں ہو گئی۔ ”یہ وہی لوگ ہیں؟“

”ہاں وہی ہیں۔“

سوہنا جانتی تھی، اس کے پاس بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے لیکن اس پر عمل کرنے کے خیال سے اس کی جان جا رہی تھی۔ دوسری طرف ایسا لگ رہا تھا کہ جلد یا بدیر وہ دیوار توڑ کر اندر آجائیں گے۔ اس نے ہمت کر کے تابوت کا تختہ سرکایا اور بدبو سے بچنے کے لیے سانس روک لی مگر وہ اس لاش پر کس طرح لیٹتی جو اب سکڑ کر تقریباً ڈھانچے جیسی ہو گئی تھی۔ یہ وائلا کی لاش تھی۔ اچانک پتھر کا ایک ٹکڑا ٹوٹ کر اندر گرا اور اس کے بعد دیوار اندر کی طرف سرکنے لگی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ دیوار کے اس حصے میں کوئی میکنزم بنایا گیا تھا اور اسے سیمنٹ لگا کر بند کر دیا تھا۔ ضرب لگانے سے سیمنٹ جھڑ گیا تھا اور دیوار اپنی جگہ سے سرک رہی تھی۔ چند منٹ میں اس میں اتنا بڑا خلا ہو گیا کہ ایک انسان آرام سے اندر آ سکے۔ سب سے پہلے مارکس آیا، اس کے پیچھے بیگل تھا اور سب سے آخر میں نتاشا تھی۔ مارکس نے اندر آتے ہی چاروں طرف دیکھا اور بیگل سے کہا۔ ”کہاں ہے وہ اور یہاں آنے کا کوئی اور راستہ کس طرف ہے؟“

بیگل نے کہا۔ ”میں نے خود دیکھا تھا، بوائلرز کے پاس...... وہ ایک دروازے سے اندر گئی تھی۔“

”تمہیں دھوکا ہوا ہے۔“ نتاشا نے کہا۔ ”اگر وہ یہاں ہوتی تو کہاں چھپ سکتی تھی؟“

”اس تابوت میں۔“ بیگل نے اشارہ کیا تو مارکس نے اسے ناگواری سے دیکھا۔

”احمقانہ بات، اس میں پہلے ہی وائلا کی لاش ہے۔“

”دیکھ لینے میں کیا حرج ہے۔“ بیگل تابوت کی طرف بڑھا تو نتاشا نے کہا۔

”اسے مت کھولنا۔ تم بھول رہے ہو وہ اس کے اندر قید ہے اور وقت سے پہلے اسے کھول دیا تو وہ پھر ہمارے ہاتھ نہیں آئے گی۔“

”یہ ٹھیک کہہ رہی ہے۔“ مارکس نے تائید کی۔ ”واپس چلو، ابھی اسے بھی تلاش کرنا ہے۔“

”اور یہ جو دیوار کھول دی ہے۔“ نتاشا بولی۔ ”کیا اسے ٹھیک نہیں کرنا ہے؟“

”ہاں، پہلے اسے ٹھیک کرنا ہوگا۔“ مارکس بولا۔ ”چلو ہم سامان لاتے ہیں۔ اسے بوائلر اٹینڈنٹ کے آنے سے پہلے ٹھیک کرنا ہوگا۔“

”پھر اس کتیا کو بھی تلاش کرنا ہے۔“ نتاشا بولی۔ وہ چلے گئے اور کچھ دیر بعد وہ مرمت کا سامان لے کر آئے تو تابوت کا ڈھکن اپنی جگہ سے سرکا ہوا تھا۔

☆☆☆

رونیا کمرے میں داخل ہوئی تو سوہنا کھڑکی کی طرف منہ کر کے لیٹی ہوئی تھی۔ رونیا آگے آئی اور بوکے اس کے پاس رکھا۔ ”کیسی ہو...... اب کیسا محسوس ہو رہا ہے؟“

”جھٹلائے جانے والے انسان کو کیسا محسوس ہو سکتا ہے۔“ سوہنا نے تلخی سے کہا۔

”کوئی تمہیں نہیں جھٹلا رہا ہے۔ بات صرف اتنی ہے کہ تم نے جو بتایا پولیس اس کی تصدیق نہیں کر سکی۔ تہ خانے میں ایک خفیہ کمرا ضرور نکلا اور وہاں ایک عدد تابوت بھی تھا مگر وہ خالی تھا۔ مارکس، ماریا، بیگل اور نتاشا غائب ہیں۔ پولیس ان کو تلاش کر رہی ہے کہ تمہارے بیان کی تصدیق کی جا سکے۔ ان تینوں کے کمرے معمول کے مطابق پائے گئے۔ تمہارے کمرے کی دیواروں سے وال پیپر غائب ہے مگر اس پر کچھ نہیں لکھا ہے اور نہ ہی کوئی علامت بنی ہے۔ اسی طرح خفیہ کمرے کی دیواریں بھی سادہ پائی گئیں۔ اب تم بتاؤ پولیس کیسے یقین کرے گی۔“

”میں نے سب اپنی آنکھوں سے دیکھا اور وائلا کی لاش کے اوپر لیٹی رہی۔ میرے خدا! وہ وقت میں نے کیسے گزارا میں ہی جانتی ہوں۔ مجھے تو اس پر حیرت ہے کہ میں پاگل کیوں نہیں ہوئی۔“

رونیا اسے ترحم آمیز نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ ”پلیز سوہنا! اگر تم اس طرح کی باتیں کرتی رہو گی تو پھر تمہارے لیے ہی مشکل ہو گی۔“

”جو سچ تھا، میں نے بتا دیا ہے۔“ سوہنا غصے سے بولی۔ ”اگر میں جھوٹ بول رہی ہوں تو وہ چاروں کیوں غائب ہوئے؟ ظاہر ہے انہیں پکڑے جانے کا خوف تھا اس لیے وائلا کی لاش غائب کرنے اور تمام نشانات مٹانے کے باوجود وہ یہاں نہیں رکے۔ مجھے یقین ہے پولیس انہیں کبھی تلاش نہیں کر سکے گی۔“

”سوہنا! ان کو چھوڑو اور اپنے بارے میں سوچو۔ اگر پولیس انہیں تلاش بھی کر لے تب بھی صرف تمہارے کہنے پر ان کے خلاف کوئی چارج نہیں لگے گا۔“

رونیا کی بات پر وہ کچھ دیر خاموش رہی پھر اس نے گہری سانس لی۔ ”تم ٹھیک کہہ رہی ہو، مجھے اپنے بارے میں سوچنا چاہیے۔“

رونیا خوش ہو گئی۔ ”اب تم نے سمجھداری کی بات کی ہے۔ ایک لحاظ سے اچھا ہوا کہ وہ غائب ہو گئے اور تمہاری جان چھوٹ گئی۔ تو تم اپنے الزامات پر زور نہیں دو گی؟“

سوہنا نے سر ہلایا۔ ”بشرطیکہ پولیس مجھے کسی قسم کا الزام نہ دے۔“

”میں بات کر چکی ہوں۔ اگر تم اپنے الزامات پر زور نہیں دو گی تو پولیس معاملہ ختم کر دے گی۔“

”اور یونیورسٹی...... جو میرا داخلہ ختم کر چکی ہے۔“

رونیا خاموش ہوئی پھر اس نے کچھ دیر بعد کہا۔ ”تم فکر مت کرو۔ جلد میں تمہیں کسی اور یونیورسٹی میں داخل کرا دوں گی۔“

رونیا اس کے ماتھے پر پیار کر کے رخصت ہوئی تو اس نے گہری سانس لے کر آنکھیں بند کر لیں۔ اس نے پولیس کو سب بتا دیا تھا سوائے اس نسوانی سرگوشی کے جو اس کی راہنمائی کرتی تھی۔ یہ بات اس نے صرف رونیا کو بتائی تھی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ وہ چاروں اب کہاں ہوں گے؟

☆☆☆

کینیڈا، انٹاریو یونیورسٹی کے نئے سمسٹر کا آغاز تھا اور دور دراز سے طلبا یہاں پڑھنے کے لیے چلے آرہے تھے۔ ان میں ایک این جولین بھی تھی۔ وہ کیوبک صوبے سے یہاں آئی تھی۔ اس نے ماسٹر کے لیے قدیم مذاہب کا انتخاب کیا تھا۔ بس سے اترنے کے بعد وہ اپنا سوٹ کیس لے کر ہاسٹل ایریا میں داخل ہوئی اور اب اسے اس عمارت کی تلاش تھی جہاں اسے کمرا ملا تھا۔ مگر اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ ہاسٹل کیسے تلاش کرے۔ وہاں سب اس کی طرح اجنبی اور جلدی میں تھے۔ اچانک کسی نے پاس آکر کہا۔ ”ہے...... کیا تمہیں مدد کی ضرورت ہے؟“

این نے دیکھا، جاپانی نقوش کی حامل لڑکی اس کے پاس کھڑی دوستانہ انداز میں مسکرا رہی تھی۔